صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 26 اپریل 2011 بمطابق 22 جمادی الاوّل 1432 ہجری صبح گیارہ بجے منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ○ وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ○ وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ○ وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ○ فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنتَ مُذَكِّرٌ ○ لَّسْتَ عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ ○ إِلَّا مَن تَوَلَّىٰ وَكَفَرَ ○ فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ ○ إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ○ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُم ○ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیمِ۔

ترجمہ: یہ لوگ اونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسے (عجیب) پیدا کیے گئے ہیں اور آسمان کی طرف کہ کیسا بلند کیا گیا ہے اور پہاڑوں کی طرف کہ کس طرح کھڑے کیے گئے ہیں اور زمین کی طرف کہ کس طرح بچھائی گئی تو تم نصیحت کرتے رہو کہ تم نصیحت کرنے والے ہی ہو تم ان پر داروغہ نہیں ہو ہاں جس نے منہ پھیرا اور نہ مانا تو خدا اس کو بڑا عذاب دے گا بے شک ان کو ہمارے پاس لوٹ کر آنا ہے پھر ہم ہی کو ان سے حساب لینا ہے۔ و آخِرُ الدَعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

Mr. Speaker: 'Question`s Hour': Mufti Kifayatullah Sahib.

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر صاحب! میں آپ کی توجہ کورم کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ ہاؤس میں کورم پورا نہیں ہے اس لئے سر،۔۔۔۔

Mr. Speaker: Countdown, please.

(Counting was carried)

جناب سپیکر: دو منٹ کیلئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

Mr. Speaker: Countdown, please.

(Counting was carried)

Mr. Speaker: The Sitting is adjourned for ten minutes.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی دس منٹ تک کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ 'کوئسچنز آور' : مفتی کفایت اللہ صاحب۔

* 79 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں سرکاری لائبریریاں صرف پشاور، ایبٹ آباد، مردان، بنوں، ڈیرہ اسماعیل خان، سوات اور صوابی کے اضلاع میں موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو باقی ماندہ اٹھارہ اضلاع میں سرکاری لائبریریوں کے قیام کیلئے حکومت کے زیر غور کوئی ماسٹر پلان ہے، اگر ہے تو کب تک ان اضلاع میں لائبریریاں قائم کی جائیں گی، تفصیل فراہم کی جائے؟

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) محکمہ ہائر ایجوکیشن، آرکائیوز و لائبریریز صوبے کے تمام اضلاع میں مرحلہ وار پبلک لائبریریز کے قیام کیلئے کوشاں ہے۔ سوال (الف) میں بیان کی گئیں لائبریریوں کے علاوہ تیمرگرہ (ضلع دیر لوئر) اور ہری پور میں لائبریریاں زیر تکمیل ہیں جبکہ موجودہ مالی سال کے دوران چار اضلاع کوہاٹ، لکی مروت،

مانسہرہ اور چترال میں پبلک لائبریریز کی تعمیر کیلئے اے ڈی پی میں فنڈز مختص کئے جاچکے ہیں۔ علاوہ ازیں صوبے کے باقی اضلاع میں بھی مرحلہ وار پبلک لائبریریز قائم کی جائیں گی۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

مفتی کفایت اللہ: میں اپنے دن کا آغاز انتہائی اطمینان سے کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: (قہقہہ) شکر ہے۔

سید قلب حسن: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: ہاں جی، جی بسم اللہ۔ موؤرخو خوشحاله دے خو۔۔۔۔۔۔

سید قلب حسن: بس سر، زما یو گزارش دے ورکښے۔

جناب سپیکر: جی۔

سید قلب حسن: ضمنی کوئسچن دے۔ ډیر نامور او معروف شاعر احمد فراز صاحب د لائبریرئ په سلسله کښے زه خبره کومه چه په کوهاټ کښے کومه لائبریری وه، په هغے کښے د کوهاټ ټی ایم اے د کانونه جوړ کړی دی او احمد فراز صاحب دا وصیت کړے وو چه ما چه څومره پورے کوهاټ کښے لائبریری نه وی جوړه کړے، که زه وفات شوم ما کوهاټ کښے دفناؤ نکړ ئ نو نن په اسلام آباد کښے د هغه د دفن بندوبست شوے دے، زه د منسټرصاحب نه دا کوئسچن کومه چه دا لائبریری به په څومره ټائم کښے جوړیږی؟ کوهاټ لائبریری ورکښے شته، لږ دوئ مهربانی کړے ده۔

Mr. Speaker: Ji, honourable Minister for Higher Eduction.

Mr. Israrullah Khan Gandapur: Speaker Sir.

جناب سپیکر: جی اسرار اللہ خان۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میری منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہے کہ آیا اس کیلئے کوئی Hard and fast rules ہیں کہ پہلے آپ ڈسٹرکٹ میں بنائیں گے اور اس کے بعد آپ تحصیل پہ آئیں گے؟ اگر کوئی تحصیل ہے جو کہ اس Criteria پر پورا اترتی ہے تو اس کو نیچے تحصیل کے لیول تک کیوں نہیں لے آتے؟ کیونکہ بجٹ پراسس میں ہے اور اب آخری مراحل میں ہے۔

جناب سپیکر: جی، ملک ستار خان صاحب۔

جناب عبدالستار خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔اس میں آخر میں جواب کا جو حصہ ہے، جس میں باقی اضلاع میں بھی مرحلہ وار پبلک لائبریریاں قائم کی جائیں گی،اس میں جناب پھر ہماری تو خوش قسمتی ہے، جو ہمارے Backward districts ہیں، جو کوہستان ہے خصوصاً اس کو لائبریری کے حوالے سے اور آبادی کے لحاظ سے تو اس کو Priority basis پر رکھنا چاہیئے، مرحلہ وار ہم آخر میں نمبر پر جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: ستار خان! آپ پہلے تعلیمی ادارے تو بنائیں پھر لائبریریوں کے پیچھے پڑ جائیں۔

جناب عبدالستار خان: تعلیمی ادارے بھی بنائیں گے۔

جناب سپیکر: ابھی آپ کے تو سکولز بھی نہیں بنے ہیں اور آپ لائبریری کے پیچھے پڑ گئے ہیں۔

جناب عبدالستار خان: تو سکولز بھی ہمارے لئے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی منور خان، منور خان۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو، سر۔ سر، منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ کروں گا، بلکہ ان کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ اسی قسم کا کوسچن آیا تھا اور منسٹر صاحب نے آن دی فلور میرے ساتھ Promise کیا تھا کیونکہ پچھلے 2009-10 کے اے ڈی پی میں لکی کیلئے ایک ڈسپنسری تھی لیکن پتہ نہیں کہ اس سے ڈسپنسری کیوں غائب ہو گئی ہے ؟اور چونکہ یہ Promise بھی کیا تھا اور وعدہ بھی کیا تھا کہ اس دفعہ ہم اس کو لکی کیلئے رکھیں گے۔

سردار شمعون یار خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی سردار شمعون صاحب، سردار شمعون یار۔

سردار شمعون یار خان: شکریہ جناب سپیکر۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کیلئے Criteria کیا ہے کہ۔۔

جناب سپیکر: Criteria کا سوال تو آ چکا اور۔۔۔۔۔

سردار شمعون یار خان: کس بنیاد پر یہ بناتے ہیں؟ کیونکہ ایک ڈسٹرکٹ میں ایک لائبریری میرا خیال ہے وہ غالباً ناکافی ہے، اتنی بڑی آبادی کیلئے ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل منسٹر صاحب۔ جی، ڈاکٹر فا صاحب (قہقہہ)

ڈاکٹر اقبال دین: جی زہ ترینہ دا تپوس کوم چہ د لتہ خو مو کوهاټ ډسترکټ ورکړے دے ، پہ کوهاټ ډسترکټ کښے درے حلقے دی او زما پہ خیال چہ درے واړو حلقو د پارہ د چیف منسٹر صاحب طرف نہ ډائریکټیوز راغلی وو د لائبریرئ خو تر اوسہ پورے لائبریرو باندے کار شروع نہ دے نو دا تپوس کوؤ چہ۔۔۔۔

Mr. Speaker: Ji, honourable Minister for Higher Eduction, Qazi Asad Sahib, please.

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): تھینک یو، مسٹر سپیکر سر۔ سر، اس جواب میں ہم نے بالکل واضح کر دیا ہے کہ کوہاٹ، لکی، مانسہرہ اور چترال میں اس سال ہم ڈسٹرکٹس ہیڈکوارٹرز میں Suitable جگہ پر لائبریریاں بنا رہے ہیں۔ 9 اپریل کو سر، پی ڈی ڈبلیو پی کی میٹنگ میں تھوڑا سا مسئلہ تھا، ہمارے پاس چونکہ مانسہرہ میں Suitable زمین Available نہیں تھی تو وہ فی الحال ہم نے پینڈنگ کر دی ہے لیکن میں نے آپ کو ایک دفعہ پہلے عرض کیا تھا سر، آپ نے کافی استفسار کیا تھا تو میں نے بتایا تھا کہ انشاء اللہ ہر ایک ضلع میں اس صوبے کے، خیبر پختونخوا کے ہم لائبریری بنائیں گے۔ اسرار خان نے جس طرف اشارہ کیا ہے سر، تو Already میں نے اس سال اپنے اے ڈی پی کے حوالے سے جو میٹنگ ہمارے محکمے کی ہوئی تھی، میں نے کہا کہ اس کو آپ Reconsider کریں اور جو دور دراز تحصیلیں ہیں، ان کیلئے کوئی چھوٹی لائبریریز کا بھی ہم پروگرام لے کر آ رہے ہیں، چونکہ ہمارے پاس Establishment of Library، ایک ہیڈ ہوتا ہے، اس میں سر میں انشاء اللہ تعالیٰ تحصیلوں کو Consider کروں گا لیکن گزارش یہ تھی کہ پہلے اگر ڈسٹرکٹس میں سرے سے ہی نہیں ہیں تو Priority ہے کہ ہیڈکوارٹر میں بن جائیں اور پھر آہستہ آہستہ انشاء اللہ تعالیٰ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اور ان لائبریریوں میں کوئی جاتا بھی ہے کہ نہیں؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، بالکل جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: یا ویسے ہی، ڈیٹا ہے کوئی؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جی سر، ہمارے پاس ممبر شپ ہوتی ہے نا، میں اس کی تعداد لا بھی سکتا ہوں سر لیکن آپ کو پتہ ہے کہ کتنے عرصے سے پرانے انگریزوں کے زمانے سے بھی علاقے میں لائبریریاں ہوتی تھیں، پڑھنے کا ایک کلچر ہوتا تھا، وقت کے ساتھ ساتھ ہماری طرف سے کچھ کمی ہوئی، کچھ عوام باقی مسائل کی طرف لگ گئے تو پڑھنے سے دور ہو گئے اور اس کا سوسائٹی پر اچھا اثر نہیں پڑتا سر، لائبریریوں کو Encourage کریں گے۔

Mr. Speaker: Mufti Kifayatullah Sahib, next Question, ji.

* 155 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ تعلیمی اداروں میں سہولیات اور تعمیرات کی اولین ترجیح ہے جبکہ صوبے بھر کے سکولوں کو سہولیات دی جارہی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) ضلع مانسہرہ کے پی کے 55 میں سال 2005 تا 2011 تک حکومت نے کون کونسے سکولوں کی تعمیر کی ہے اور کن کن سکولوں کو کیا کیا سہولیات فراہم کی ہیں؛

(2) مذکورہ حلقہ میں تباہ شدہ سکولوں کی تفصیلات کیا ہیں، نیز زلزلہ سے تباہ شدہ سکولوں میں دوبارہ کتنے سکول تعمیر کئے گئے ہیں؛

(3) مذکورہ حلقہ میں جو سکولز دوبارہ تعمیر کے متقاضی ہیں، ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم)</u>: (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) (1) حلقہ پی کے 55 مانسہرہ میں 26 سکولوں میں تعمیرات اور بنیادی سہولیات کی فراہمی کا کام کیا گیا ہے۔ فہرست فراہم کی گئی۔

(2) حلقہ پی کے 55 مانسہرہ میں 294 سکولز زلزلہ سے متاثر ہوئے جن میں تا حال 91 سکولز تعمیر ہو چکے ہیں جبکہ 64 سکولز زیر تعمیر ہیں۔ فہرست فراہم کی گئی۔

(3) حلقہ پی کے 55 مانسہرہ میں صرف 94 سکولز تعمیر کے متقاضی ہیں۔ فہرست فراہم کی گئی۔

<u>Mr. Speaker:</u> Any supplementary?

<u>مفتی کفایت اللہ</u>: جی، اس میں سپلیمنٹری سوال ہے جی، میں زلزلہ سے متاثرہ سکولوں کے بارے میں پوچھ رہا تھا تو انہوں نے (ب) کے جز 2 میں جواب دیا ہے کہ ہمارے حلقے میں 294 سکولز زلزلے سے متاثر ہوئے جن میں 91 سکولز بن گئے ہیں اور 64 زیر تعمیر ہیں اور جن سکولوں کو ہاتھ نہیں لگایا گیا، ان کی تعداد ہے 94۔ جناب سپیکر، اگر 94 ایسے سکولز ہیں جن کو ہاتھ نہیں لگایا گیا اور 'ایرا' والوں نے کام ختم کر دیا ہے۔ اب اگر میں بہت احتیاط کے ساتھ ایک سکول پر دو کروڑ لاگت لگاؤں تو اس کے دو ارب روپے بنتے ہیں۔ اب ہماری صوبائی حکومت میں تو اتنے پیسے نہیں ہیں کہ دو ارب روپے ان سکولوں پر لگائے اور اس میں جی میں ایک انکشاف کرتا ہوں کہ یہاں پر ٹھیکہ دیا گیا تھا سکولوں کو گرانے کا، اور دس لاکھ روپے میں ایک ایک سکول کو گرایا جاتا تھا لیکن گرانے کا عمل تیس ہزار میں مکمل ہو جاتا ہے اور باقی سب ٹھیکیدار لیتا ہے اور ایک کرنل تھا جس کے پاس ٹھیکہ تھا اور اس نے اس کو بھی نہیں دیکھا کہ جزوی متاثر ہے یا شدید متاثر ہے، ٹھیک سکولز بھی اس نے گرا دیئے ہیں اور آج 94 سکولوں میں بچے آسمان تلے بیٹھے ہوئے ہیں،

تھوڑی سی گرمی ہو جاتی ہے، وہ گھر چلے جاتے ہیں تھوڑی سی بارش ہو جاتی ہے، وہ گھر چلے جاتے ہیں تو ان کا جو تعلیمی ماحول ہے، وہ بالکل تباہ ہو گیا ہے، تو میں دو باتیں پوچھتا ہوں جناب وزیر باتدبیر سے، ایک تو یہ کہ یہ 94 سکولز دو ارب روپے میں آپ کس طرح اس کو Manage کریں گے؟ اور دوسری بات یہ کہ اتنا بڑا فراڈ جو ہوا ہے، کوئی انکوائری Conduct ہوئی ہے یا نہیں؟ یا آپ فلور پر بتائیں کہ ہم انکوائری کریں گے تو ہمیں معلوم ہو جائے کہ ہمارا ملزم کون ہے؟

جناب سپیکر: مفتی صاحب! یہ اتنے اچھے بھلے سکولز بھی گرائے گئے؟

مفتی کفایت اللہ: بالکل جی۔

جناب سپیکر: اس کا کوئی Solid ثبوت ہے آپ کے پاس؟

مفتی کفایت اللہ: ہاں جی، اس کا ثبوت بھی لوگ ۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کب، کس سال کی بات ہے؟

مفتی کفایت اللہ: یہ جب زلزلہ آگیا تھا نا جی، تو یہاں فوجی کام کرتے تھے تو ان کو ایک ٹھیکہ ملا تھا، ایک کرنل تھا، میں نام تو اس کا نہیں جانتا لیکن اس نے ایسا کیا کہ جو سکول ٹھیک تھا اور اس کے اندر معمولی دراڑ آئی تھی تو اس کو بھی گرایا اور جو بالکل قابل استعمال تھا اس کو بھی گرایا، جو جزوی متاثر تھا اس کو بھی گرایا۔

جناب سپیکر: زلزلہ کب آیا تھا؟

مفتی کفایت اللہ: اب تمام گرا دیئے گئے لیکن بنائے گئے تمام نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: کیا؟

آوازیں: 2008 میں۔

مفتی کفایت اللہ: یہ سوال ایک دفعہ پہلے بھی آیا تھا، میں دوبارہ اس لئے لایا ہوں کہ مجھ سے میرے حلقے کے لوگ ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جاوید عباسی صاحب۔ اس کے بعد، اس کے بعد۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب! مجھ سے میرے حلقے کے لوگ پوچھتے ہیں کہ ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جاوید عباسی۔

جناب محمد جاوید عباسی: Thank you very much ۔ جناب سپیکر، یہ بہت اہم سوال ہے جو مفتی کفایت اللہ لے کر آئے ہیں ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، تقریر بعد میں کریں گے نا مفتی کفایت اللہ رکن اسمبلی۔ جی جاوید عباسی۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب، اس سے پہلے ایک دفعہ یہ سوال ہم بھی لے کر آئے تھے، چار دفعہ یہ سوال آ چکا ہے۔ جناب سپیکر، ضلع ایبٹ آباد میں 54 کے قریب ایسے سکولز تھے جن کی عمارتیں Partially damage تھیں، جن کو گرایا گیا زلزلہ آنے کے بعد، میں نہیں کہتا کہ اس میں حکومت کا قصور ہے، میں کسی کو الزام نہیں دے رہا۔ اس سے پہلے سکولوں کا ٹھیکہ دیا گیا تھا جو Partially damage ہوئے تھے، ان سکولوں کو گرادیا گیا جناب سپیکر، انہوں نے کہا کہ نئے سکولز بنائیں گے، 20% کام ہوا، وہ سکولز اب بند ہیں۔ جناب سپیکر، میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ جو ضلع ایبٹ آباد کے اندر 54 یا 55 ٹھیک ٹھاک سکولوں کو گرادیا گیا ہے، ان میں سے آج کسی پر 20% کام ہوا ہے یا کسی پر 30% یا 40% ہوا ہے۔ پچھلے پانچ سالوں سے، تین سالوں سے جناب سپیکر، ہم چلا چلا کر کہتے ہیں کہ ہماری ایک پوری جنریشن جو ہے، وہ بغیر سکول گئے چلی گئی ہے اب دوسری اور تیسری۔۔۔۔۔۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی قلندر لودھی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: یہ سکول کب شروع کریں گے؟ اگر نہیں کریں گے، اس پر کوئی ہمیں جامع پلاننگ جناب سپیکر، ان کو آج جواب دینا چاہیئے کہ یہ۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: حاجی قلندر لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر!

جناب سپیکر: سپلیمنٹری سوال پوچھا کریں تو۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، اس میں سپلیمنٹری یہ ہے کہ بڑا دکھی سوال آپ سے کیا ہے انہوں نے اور یہ اس صوبے کی غلطی نہ ہونے کے باوجود بڑی مصیبت بن گئی ہے، اور پر جہاں ان کی Approach تھی، جو کام کے سکولز تھے، سب وہ انہوں نے گرادیئے کیونکہ ان کی مانیٹرنگ کرنے والا کوئی نہیں تھا اور میٹریل وہ لے گئے، اب اس کی ری کنسٹرکشن نہیں ہو رہی۔ بچے باہر بیٹھے ہوئے ہیں اور یہ تقریباً Near about آٹھ سو سکولز چھ ڈسٹرکٹس میں بنتے ہیں، آٹھ سو سکولز چھ ڈسٹرکٹس میں بنتے ہیں، یہ صوبے کی Liability بن جائے گی، ان کی کوئی غلطی نہیں ہے، کسی فورم پر اس کو اٹھائیں کیونکہ ایک سال کے بعد 2011ء میں ' ایرا ' Close ہونے والی ہے، Wind up ہونے والی ہے تو اس کا کیا بنے گا؟

جناب سپیکر: حبیب الرحمان تنولی صاحب۔

الحاج حبیب الرحمان تنولی: Thank you, Mr. Speaker, Sir۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے جی کہ مفتی صاحب کا یہ جو کوسچن تھا، انتہائی اہم ہے اور سارے حلقوں میں سکولز گرائے گئے ہیں اور اس کو اگر آپ اس طرح دیکھیں کہ وہ سکولز جو گرائے گئے ہیں، ان کا میٹریل بھی غائب کر لیا گیا اور آج جو ٹینڈر ہوئے، وہ ٹینڈر ہونے کے بعد بھی تھوڑا سا کام ہوا اور باقی پڑا ہے۔ پچھلے پانچ، چھ سالوں سے ہمارے بچے جو ہیں وہ خیموں میں بیٹھے ہوئے ہیں تو میرا جناب محترم وزیر صاحب سے یہ کوسچن ہے کہ وہ اس ہاؤس میں کوئی Policy statement دیں کہ آیا ان بچوں کا کیا حشر ہوگا جو پانچ سال سے گراؤنڈ پر بیٹھے ہیں اور خیموں میں بیٹھے ہیں؟

جناب سپیکر: جی سردار نلوٹھا صاحب، سردار نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب، یہ انتہائی اہم کوسچن ہے۔ یہ ٹھیکیدار کو جو ٹھیکہ دیا گیا ہے سکولز بنانے کا، ساتھ اس کو سکولز گرانے کا بھی ٹھیکہ ملا ہے، ٹھیکیداروں کو بنانا تو دور کی بات ہے، سکولز گرا دیئے ہیں اور پوزیشن اس طرح ہوئی ہے کہ جو نئے سکولز بنے ہوئے تھے جی، اس کا سارا میٹریل ٹھیکیدار اٹھا کر لے گیا ہیں۔ میرے حلقے میں ایک سکول ہے جی جی پی ایس پونا، اس میں نیا کمرہ بنا تھا جی، تقریباً پندرہ یا سولہ لاکھ روپے کی مالیت سے بنا تھا، جب ٹھیکیدار کو 'ایرا' کی طرف سے اس کا ٹینڈر ہوا تو وہ نیا کمرہ بھی اس نے گرا دیا اور پرانا سکول بھی گرا کے سارا میٹریل اٹھا کر ٹھیکیدار بھی چلا گیا۔

جناب سپیکر: سرادر صاحب، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ لوگ کہاں تھے جب یہ اچھے بھلے سکولز گرا رہے تھے؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب، یہ کوئی چوتھی دفعہ یہ کوسچن اسمبلی میں آیا ہے، ایک سال سے ہم کہہ رہے جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، (اپنے دل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) ادھر درد نہیں ہوتا جب وہ اچھی چیز گرا رہا تھا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: اب بھی ہمارے بچے دھوپ میں بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: ہاں، ادھر تو آپ بڑے تگڑے ہیں، ادھر آپ کیوں اتنا۔۔۔۔

(شور)

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، یہ سارا کام حکومت نے کر دیا ہے ہم اس لئے خاموش تھے کہ جو نئے بنائیں گے، اس کے اوپر بنائیں گے تو وہ ہو گا۔

جناب سپیکر: ادھر تو مشہور ہے کہ اپنے گاؤں میں ہر کوئی تگڑا ہوتا ہے، آپ ادھر تگڑے نہیں تھے؟

جناب محمد جاوید عباسی: جناب، یہ ہماری حکومت کی غلطی ہے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: بابک صاحب، سردار حسین بابک صاحب۔ بس آپ بیٹھ جائیں جی۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): شکریہ، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، یہ کوئسچن پہلے بھی مفتی صاحب لائے تھے اور جہاں تک ہو سکا تھا، میں نے کوشش کی تھی کہ میں جواب دے سکوں اور بھی میرے سارے بزرگوں نے بڑی اچھی بات کہی ہے، یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ٹھیک ٹھاک سکولوں کو گرایا گیا تھا، یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ انہی سکولوں کو گرانے کے بعد جو میٹریل تھا، وہ بھی غائب تھا اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ آج وہاں پہ ہمارے بچے اور بچیاں جو ہیں، وہ ٹینٹوں میں پڑھ رہی ہیں، یہ حقیقت ہے لیکن جو سب سے بڑی حقیقت ہے، میں یہی سننا چاہ رہا تھا اپنے بزرگوں سے کہ یہ ٹھیک ٹھاک سکول۔۔۔۔۔

(شور)

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: میں نے بڑے تحمل سے آپ کی بات سنی ہے میرے بھائی، میں یہی سننا چاہ رہا تھا کہ یہ ٹھیک ٹھاک سکولز کس نے گرائے ہیں اور کس کے دور حکومت میں گرائے گئے ہیں اور کس کے دور حکومت میں یہ جو میٹریل ہے، یہ غائب ہو گیا ہے اور کس کے دور حکومت میں اتنی ساری تباہی ہوئی ہے؟ (تالیاں) تو میں بتاتا ہوں سپیکر صاحب، یہ ان جرنیلوں نے گرائے ہیں، جرنیلوں نے (تالیاں) اور اسی وقت صوبائی حکومت میں میں یہ کہوں گا کہ یہ حوصلہ ہونا چاہیئے تھا کہ ان جرنیلوں کے گریبانوں میں ہاتھ ڈالتے جنھوں نے اپنے رشتہ داروں کو ٹھیکے دیئے اور ہمارے ٹھیک ٹھاک سکولوں کو انہوں نے گرایا۔ آج بھی اگرچہ وہ جرنیل حکومت میں نہیں ہیں اور ہم اتنے ڈر رہے ہیں کہ ان کا نام نہیں لے رہے اور ہر ایک ہماری طرف انگلی اٹھا رہا ہے تو میں کہتا ہوں کہ ان جرنیلوں نے ان سکولوں کو گرایا ہے، ہم ہی وہ لوگ ہیں کہ ہم میں کم از کم اتنی ہمت ہے کہ ہم صحیح بات کہہ

تو سکتے ہیں نا، یہی وہ بات ہے۔ سپیکر صاحب، جہاں تک مفتی صاحب نے بات کی ہے، بالکل اسی کیلئے ہم نے Strategy بنائی ہے، ہمارے جو 94 سکولز ہیں جو ابھی تک وہاں پہ کام شروع نہیں ہوا، انشاء اللہ اسی کیلئے ہم نے Strategy بنائی ہے۔ جس طرح ہم فلڈ میں کام رہے ہیں، جس طرح ہم Militency hit areas میں کام کر رہے ہیں، انشاء اللہ اسی کیلئے بھی کام کر رہے ہیں لیکن چونکہ مسئلہ یہ ہے کہ وہاں پہ 'ایرا' اور 'پیرا' جس کو ہمارے بھائی اور بزرگ ہیرا پھیری کہہ رہے ہیں، انہی کے دور حکومت میں اس طرح ہوا ہے، تو ہم نے Collectively انہی لوگوں کی طرف اشارہ کرنا ہے جو گناہ گار لوگ ہیں، جو ذمہ دار لوگ ہیں، تب ہی یہی مسئلہ ہو گا، یہ ہمارے صوبے کا مسئلہ ہے، یہ ہماری حکومت کا مسئلہ نہیں ہے، نہ یہ صرف ہماری اپوزیشن کا مسئلہ ہے تو میں یہی مشورہ دوں گا کہ ہم سب کو سچ بات کہنی چاہیئے اور ہم سب کو وہی بات کرنی چاہیئے جو حقیقت ہو۔ بہر حال انشاء اللہ اس کیلئے ہم کام کر رہے ہیں، Strategy بنا رہے ہیں اور باہر سے ہم رابطے میں ہیں۔ جہاں سے ممکن ہو سکا فنڈنگ کے حوالے سے تو نشاء اللہ اس کیلئے ہم کر رہے ہیں۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> جناب سپیکر، یہ فاضل منسٹر صاحب نے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ کچھ Hopes ہیں، کچھ جلدی بننے کی Hopes ہیں؟

<u>وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم:</u> سپیکر صاحب، اصل کښې په دې باندې خو ډیر زیات لګښت راځي، تاسو جي پخپله اندازه اوکړئ چه یو پرائمری سکول چه دے، هغه په چالیس لاکھ روپئ باندې جوړیږي، یو مډل سکول چه دے هغه په 58 یا په 60 لاکھ روپئ باندې جوړیږي، داسې هائی سکول چه دے، هغه په یو کروړ روپئ باندې جوړیږي او دا په سوؤنو سکولونه داسې دي نو په دې باندې ډیر زیات لګښت راځي۔

<u>جناب سپیکر:</u> د دې 94 نه علاوه نور هم دي؟

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم:</u> او، ډیر سکولونه داسې دي جي، او بالکل۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> جناب سپیکر، یہ بات ٹھیک ہے لیکن منسٹر صاحب۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، یہ تجویز آپ چائے پہ بیٹھ کر ادھر سنیں گے جی۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں ابھی یہ بہت بڑی اماؤنٹ جی، نہیں یہ تو آٹھ سو سکول ہیں۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں جناب سپیکر، یہ سکولز جو ہیں، یہ بالکل آنے سے پہلے یہ معاملہ ہو گیا تھا، اس وقت یہ نہیں ہونا چاہیئے تھا، میں پورا سپورٹ کرتا ہوں ورنہ جناب سپیکر، ہم دو سال اور کہتے رہیں گے اور دو سال کے بعد پتہ چلے گا کہ ایک سکول پر بھی کام شروع نہیں ہوا۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ نوٹس دے دیں پھر بعد میں دیکھیں گے نا۔ مفتی کفایت اللہ صاحب، Again۔ بس خبره ختمه کړئ چه بیا بل طرف ته ځو، نوٹس آپ بھیج دیں تو پھر دیکھیں گے اس پہ۔ جی مفتی کفایت اللہ صاحب، Again، کوئسچن نمبر؟

مفتی کفایت اللہ: یہ کوئسچن نمبر 156۔

جناب سپیکر: جی، جی۔

* 156 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے بھر میں کلسٹر سسٹم کے تحت ماتحت سکولوں کو ہائی سکولوں کے ساتھ مربوط کر دیا گیا؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سسٹم اپنی نوعیت کا منفرد منصوبہ ہے جس پر عملدرآمد ملتوی کر دیا گیا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) کلسٹر سسٹم کے تحت ہائی اور ہائر سیکنڈری کو تفویض شدہ اختیارات کیا ہیں؛

(2) مذکورہ سسٹم کے راستے میں حائل مشکلات کیا ہیں؛

(3) صوبہ میں کب تک مذکورہ سسٹم سے پوری طرح سے استفادہ کیا جا سکے گا؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) اس سسٹم پر عمل درآمد ملتوی نہیں کیا گیا ہے بلکہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ اس کے طریقہ کار پر مشاورت ہو رہی ہے۔

(ج) (1) اس سسٹم کے تحت ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز کے ہیڈ ماسٹرز اور پرنسپلز پرائمری اور مڈل سکولز کے اساتذہ کی تنخواہ کیلئے ڈی ڈی اوز ہوں گے اور وہ ان کے زیر نگرانی ہوں گے۔

(2) مذکورہ سسٹم کی راہ میں کوئی مشکل نہیں ہے، صرف فنانس ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ تنخواہ دینے کے طریقہ کار پر مشاورت ہو رہی ہے۔

(3) یکم جولائی 2011 سے صوبے بھر میں اس سسٹم سے استفادہ کیا جاسکے گا۔

Mr. Speaker: Supplementary?

مفتی کفایت اللہ: نہیں جی، میں مطمئن ہوں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: تھینک یو، جی۔ Again مفتی صاحب، سوال نمبر؟

مفتی کفایت اللہ: یہ سوال ہے جی 157۔

جناب سپیکر: جی۔

* 157 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ملک کے تعلیمی نظام میں مسجد سکولوں کو اہم مقام حاصل ہے;

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مکتب اور مسجد سکولز کئی قسم کے مسائل کا شکار ہیں جبکہ ان میں بچوں کی تعداد صفر ہے;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) حکومت مسجد اور مکتب سکولوں کے مستقبل کے بارے میں کیا ارادہ رکھتی ہے;

(2) حکومت مذکورہ سکولز جہاں بچوں کی تعداد صفر ہے، پرائمری سکولوں میں ضم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ مکتب اور مسجد سکولوں کیلئے کوئی سرکاری عمارت نہیں ہیں اور نہ ان کو مناسب فرنیچر فراہم کی جاتی ہے۔ جن سکولوں میں بچوں کی تعداد صفر ہوتی ہے ان کو قریبی پرائمری سکولوں میں ضم کیا جاتا ہے۔

(ج) (1) حکومت مسجد اور مکتب سکولوں کے مستقبل کیلئے مالی وسائل کی دستیابی پر مناسب اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(2) جی ہاں، درست ہے۔ مذکورہ سکولوں کو جہاں بچوں کی تعداد صفر ہے، قریبی پرائمری سکولوں میں پہلے ہی سے ضم کیا گیا ہے۔

مفتی کفایت اللہ: اس میں تو وزیر صاحب کی توجہ کیلئے ایک بات ہے، اگر وہ ناراض نہ ہوں۔ یہ مسجد سکولز جو ہیں، ان کا مستقبل مخدوش ہوتا ہے تو وہاں اساتذہ Zero enrollment میں بھی جعلی طور پر کچھ نہ کچھ بچے دکھاتے ہیں تاکہ ان کی تنخواہ بند نہ ہو جائے، تو میری تو یہ گزارش ہے کہ اس جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے؟ ان کو کوئی مستقبل دے دیا جائے اور ان کو قریبی سکول میں ضم کر دیا جائے اور یہ Zero enrollment جو ہے، ان پوسٹوں کو ختم کر دیا جائے اور جب استاد کو یہ اطمینان ہو گا کہ اب میری تنخواہ بند نہیں ہو گی تو پھر اس کو جھوٹ لکھنے کی ضرورت بھی نہیں ہو گی اور یہ بہت بڑا بوجھ ہے جی۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر صاحب، سردار بابک صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: شکریہ سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: یہ Zero enrollment والے سکولوں کو ٹیچرز کی بات ہے جی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، دا سوال په دے روان سیشن کښې ډاکټر ذاکر اللہ صاحب هم مخکښې راوړے وو او مونږ ورته په فلور باندے اووئیل چه دا کوم مکتب سکولونه دی، هغے له مونږ په راروان اے ډی پی کښې د پرائمری سکول درجه ورکوؤ، هغه باقاعده مونږ وئیلی هم وو چه اے ډی پی ته مونږ دا سکیم راوړو، دا کوم کوم کلو کښې یا کومو کومو ځایونو کښې چه مکتب سکولونه دی، هغے له به مونږه د پرائمری سکول شکل ورکړو او چه په کوم ځائے کښې بالکل Zero enrollment دے نو هغه جی Automatically مونږ په خواؤ شا کښې کوم سکولونه دی، په هغے کښې مونږه ضم کړی دی۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان صاحب کا مائیک آن کریں۔ جی عبدالاکبر خان صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب، کیا وزیر صاحب ارشاد فرمائیں گے کہ آئندہ اے ڈی پی میں نئے مکتب سکولوں کیلئے کوئی 'پروویژن' رکھیں گے؟

جناب سپیکر: جی ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، زما سوال هم دغسے دے چه کوم ځایونو کښې د Space پرابلم دے او زمکه خلق نه ورکوی، آیا داسے سکولونو کښې چه کوم جامع مسجد وی، هغه مکتب سکولو کښې Conversion د پاره څه آئیډیا شته که نشته دے جی؟

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر صاحب۔
وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، داسے ده چه زمونږ خو کوشش دا دے ، زمونږ ډیر ماشومان بچی بچیان چه دی، دا Out of the school دی۔ اوس مونږ سره چه کوم فکر دے نو More than 2.6 million childrens are out of the Schools، زمونږ خو جی کوشش دا دے چه څومره Excessورکولے شو، د هغے د پاره مونږه Informal سکولونه هم کهلاؤ کړی دی، این سی ایچ ډی تعاون سره، ای ای ایف په تعاون سره، د نیشنل ایجوکیشن فاؤنډیشن په تعاون سره او بیا دا مکتب سکولونه مونږ کهلاؤ کړی دی نو دا ده چه مونږ خو داسے اراده یا Proposal نشته خو بهر حال په دے باندے به مونږه غور اوکړو۔ عبدالاکبر خان صاحب ډیره ښه خبره اوکړه او په دے باندے به مونږه غور اوکړو، نور مکتب سکولونه که کهلاویدے شی نو مونږ به هغه کهلاؤ کړو۔
جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب، میں وزیر صاحب کا مشکور ہوں لیکن آپ خود سوچیں جی کہ ایک Provincial constituency کم از کم، کم از کم دو لاکھ پاپولیشن پر مشتمل ہوتا ہے اور اگر تین پرسنٹ بھی آپ Growth لگائیں تو چھ ہزار بچے ہر سال پیدا ہوتے ہیں، ایک پراونشل اسمبلی کے Constituency میں اور اگر آپ litracy rate 30% لگائیں تو اٹھارہ سو بچے School going ہوتے ہیں۔ جناب سپیکر، مثال آپ اس سال کا اے ڈی پی لے لیں تو ایک پرائمری سکول بھی اے ڈی پی میں شامل نہیں ہے اور اگر بعض جگھوں پر ایسا ہے کہ اگر کہیں پرائمری سکولز شامل ہوتے ہیں لیکن وہاں پر جگہ کا مسئلہ ہوتا ہے، زمین کا مسئلہ ہوتا ہے کیونکہ گورنمنٹ زمین تو خریدتی نہیں، زمین لوگ مفت دیتے نہیں، اس لئے یہ بہت اچھا آئیڈیا ہے کہ اگر مکتب سکول کیلئے جو تیار آپ کو مسجد میں ایک جگہ ملتی ہے، صبح کی نماز کے بعد پھر وہ خالی ہوتا ہے اس وقت، تو آسانی سے آپ وہاں پر سکول چلا سکتے ہیں۔
جناب سپیکر: ٹیچرز کہاں سے لائیں گے؟ ثاقب اللہ خان! ستاسو څه تجویز دے ؟
جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، داسے ده جی چه زما خو به دا ریکویسټ وی چه دوئ پالیسی جوړوی نو مکتب سره جی مدرسه هم ورکښے اوکړئ ځکه هلته ډیر ماشومان وی۔ ټیچران پکار ده چه ګورنمنټ Cater کړی جی، ځایونه نشته دے جی په کلو کښے او خاصکر چه په کومو کلو دغه وی، دا

ما شوما ن هلته ځی لګیا دی، اکثر اوسیږی، هاستلے دی نو که ورسره سکولونه هم اوکړی نو ګورنمنټ ته به ډیر آسانتیا شی۔ د دے یو پالیسی د جوړه شی جی۔

جناب سپیکر: آنریبل سردار بابک صاحب! یہ ٹیچرز کا بندوبست اتنا ہو سکتا ہے؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: دا سپیکر صاحب! ډیره زیاته ښه آئیډیا ده او د دغے نه مخکښے هم د پرائیویټ پارټنر شپ په تعاون سره مونږ سیکنډ شفټ هم کهلاؤ کړے دے۔ دا ثاقب خان پکښے د مدرسے هم زیاته خبره اوکړه، مونږ به ریکویسټ کوؤ د ټولے صوبے هغه خلقو ته چه د چا نن د مدرسو اونرشپ دے، که مونږ سره په دے باندے Agree کیږی نو دا ډیره زیاته ښه خبره ده ځکه چه اوس زمکه هم سکولونو ته نه ملاویږی، آبادئ کښے چه زمونږ کومه اضافه ده، کوم رفتار دے، هغه هم ډیر زیات افسوسناک دے، حکومت هم په دے پوزیشن کښے نه دے چه څومره Required سکولونه دی چه هغه جوړ کړی نو دا ډیره زیاته ښه آئیډیا ده او انشاء الله مونږ به په سنجیدګئ سره په دے باندے غور کوؤ، انشاء الله۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، که وزیر صاحب ما سره Agree کو ی نو زما به ریکویسټ دا وی چه هم د دے ایوان نه څلور پینځه کسان که تاسو سلیکټ کمیټی یا سپیشل کمیټی جوړه کړئ چه معاونت ورسره اوکړی چه که داسے یو مدرسے او مکتب کښے د Schooling د پاره یو پالیسی که مونږ تیارولے شو چه ورسره معاونت اوکړو جی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: دا خو به ډیره غوره خبره شی جی، څنګه چه تاسو مناسب ګنړئ چه شپږ یا اته ملګری یا مشران چه کوم دی چه د هغوی تاسو کمیټی جوړه کړئ او مونږ ته یو ډیر ښه ټهیک ټهاک ډرافټ جوړ کړی، مونږ به ورسره پورا تعاون کوؤ۔

جناب سپیکر: ټهیک شوه جی۔ دیکښے کمیټی جوړه کړئ۔ مفتی صاحب دوئ پکښے واچوئ چه دا کوم جماتونو والا، نه د جمات استاد خو به ورسره جهګړه نه کوی؟ تنخواه به ورکوی۔تاسو پریښودو او دا دوئ ورپسے راغلل۔

(قہقہہ، شور)

جناب سپیکر: جیNext، مفتی کفایت اللہ صاحب Again۔ جی مفتی صاحب بل سوال، سوال نمبر159۔

* 159 _ مفتی کفایت اللہ: کیاوزیر برائے توانائی وبرقیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ملک اس وقت توانائی کی قلت کا شکار ہے جبکہ اس قلت پر قابو پانے کی کوشش کی جارہی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) صوبے میں توانائی کے بحران پر قابو پانے کیلئے کئے جانے والے اقدامات کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(2) صوبائی حکومت کی طرف سے توانائی کی قلت کے سلسلے میں صوبے بھر میں جاری منصوبوں کے مقامات کی نشاندہی کی جائے، نیز ہر منصوبے کا نام، تخمینہ لاگت اور تکمیل میعاد کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)} (جواب وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم نے پڑھا):

(الف) جی ہاں، ملک اس وقت توانائی کے شدید بحران کا شکار ہے اور اس پر قابو پانے کی کوشش کی جارہی ہے۔

(ب) (1) صوبے میں توانائی کے بحران پر قابو پانے کیلئے صوبائی حکومت بڑی سنجیدگی سے کوشش میں مصروف ہے۔ پن بجلی کے علاوہ محکمہ ہوااور شمسی توانائی کے ذریعے بھی بجلی کے منصوبوں پر گفت وشنید کررہاہے۔ اس کے علاوہ تیل اور گیس کے ذخائر کی دریافت میں صوبائی حکومت وفاق کے ساتھ مل کر تیزی سے کام کررہی ہے۔ تیل اور گیس کی دریافت سے نہ صرف موجودہ توانائی کے بحران پر قابو پایا جاسکے گا بلکہ تیل اور گیس کی درآمدات میں بھی خاطر خواہ کمی واقع ہوگی جس سے ملک کا ذرمبادلہ کسی اور مد میں استعمال ہوجائے گا۔

(2) توانائی کے بحران پر قابو پانے کیلئے حکومت نے اس سلسلے میں اب تک درج ذیل بجلی گھر صوبائی وسائل سے تیار کئے ہیں:

(i) ملاکنڈ(III) ہائیڈروپاور سٹیشن 81 میگاواٹ۔

(ii) پیہور ہائیڈروپاور سٹیشن 18 میگاواٹ۔

(iii) شیشی ہائیڈروپاور سٹیشن (چترال) 1.87 میگاواٹ۔

(iv) ریشون (چترال) 4.2 میگاواٹ۔

صوبے میں جاری منصوبوں کی تفصیل فراہم کی گئی۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

مفتی کفایت اللہ: ہاں جی، یہ تو میرے صوبے کا اہم مسئلہ ہے، بجلی کو پیدا کرنا۔ ہمارا یہ صوبہ جس میں بہت زیادہ پانی بھی ہے لیکن بجلی نہیں پیدا کر سکتے۔ ضمیمہ (الف) کے اندر انہوں نے مجھے گیارہ منصوبے بتائے ہیں لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ایک منصوبے پر کام نہیں ہوا اور ساری رقم Lapse ہو گئی ہے اور ہمیں تو یہ بتایا جاتا ہے کہ Militancy ہے، تو ٹھیک ہے میں دیکھتا ہوں لیکن کوہستان میں کونسی شورش ہے، مانسہرہ میں کونسا مسئلہ ہے، چترال ایک، چترال دو، چترال تین اس میں کیا بات ہے؟ تو اس میں بہت سارا پیسہ بھی Involve ہے اور یہ میرے صوبے کا Genuine مسئلہ ہے یعنی بجلی کا مسئلہ ہے۔ ہم زیرو میگاواٹ بھی پیدا نہیں کر سکے، کتنی افسوس کی بات ہے۔ اب ہر ایک بات کو پچھلی حکومت پر ڈال دیا جاتا ہے۔ اب یہاں یہ جو جواب دیا گیا یہ تو بہت افسوسناک جواب ہے اور مجھے اچھی طرح پتہ ہے کہ ہمارے سینیئر وزیر رحیم داد خان اس جواب کو Face نہیں کر سکتے تھے تو وہ آج تشریف نہیں لائے اور جواب دیں گے سردار حسین بابک صاحب، میں تو بابک صاحب کے ساتھ تعلقات خراب نہیں کرنا چاہتا۔ میری امید ہو گی کہ آپ اس کو پینڈنگ کر دیں، جب وزیر آجائیں وہ مجھے جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: جی۔ جناب جاوید عباسی صاحب، فرسٹ۔

جناب محمد جاوید عباسی: Thank you very much۔ جناب سپیکر، یہ بہت اہم سوال ہے، ہم ہر روز اس پر توجہ دیتے ہیں، یہ بہت اچھا تھا۔ میری گزارش ہے کہ یا تو متعلقہ وزیر ہوں یا سوال پینڈنگ کیا جائے کیونکہ ان سے ہی یہ ہم پوچھ سکتے ہیں کیونکہ کئی دفعہ انہوں نے اس کے بارے میں ہمیں یہاں ایشورنس دلوائی ہے کہ یہ جو کام ہے، بجلی تنصیب کیلئے، یہ ہم شروع کر رہے ہیں، یہ ڈیم ہم شروع کر رہے ہیں، اتنی اتنی میگاواٹ بجلی پیدا ہو گی، یہ ساری زبانی اور کلامی باتیں ہیں۔ جناب میں اپنا ضمنی اس لئے روکتا ہوں کہ اگر مہربانی کر کے یہ پینڈنگ کر دیں تاکہ یہ بہت Important بات ہے، وہ موجود ہوں اور ہمیں تسلی بخش جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: ستار خان صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ستا سوځه ضمنی سوال دے؟ اودریږه چه ستار خان اول او کړی جی۔ ستار خان۔

جناب عبدالستار خان: شکریہ جناب سپیکر۔ میں تو اس لحاظ سے بات کرونگا کہ چونکہ اس میں جو لسٹ دی گئی ہے ہمیں، خصوصاً ہائیڈرو پاور پراجیکٹ کے لحاظ سے، جس میں کوہستان جو ہے وہ اس جنریشن میں، پاور جنریشن میں سونے کی چڑیا ہے اور تمام پاکستان کا واٹر جس کا محور بھی کوہستان ہے، اس میں ایک بڑی اہم بات جو پچھلے سال اے ڈی پی میں شامل کی گئی تھی، سومرگاہ پاور پراجیکٹ، 28 میگاواٹ کا تھا اس کیلئے Six million rupees اے ڈی پی میں باقاعدہ Allocate بھی ہو گئے تھے تو اس پراجیکٹ کو اس عملی پروگرام سے نکالا ہے حالانکہ اس کیلئے Six million rupees اس میں Allocate بھی ہو گئے تھے، سومرگاہ پاور پراجیکٹ کیلئے۔

جناب سپیکر: صوبے سے؟

جناب عبدالستار خان: ہاں صوبے سے، مگر اے ڈی پی میں وہ باقاعدہ شامل تھا، پاور اینڈ ہائیڈرو پاور۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی گورنمنٹ سے پوچھتے ہیں نا، گورنمنٹ سے پوچھتے ہیں۔ جی، اسرار اللہ خان۔ اس کے بعد مفتی جانان صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: میری سر گزارش یہ ہے کہ یہ سوال واقعی نہایت اہم ہے، اگر دیکھا جائے اس کے Contents تو یہ ہیں کہ توانائی کے بحران پہ قابو پانے کیلئے یہ سر ملاکنڈ III، پیہور یا جتنے بھی ہیں، سر یہ جب بجلی اگر آپ Generate کر بھی لیں، یہ نیشنل گرڈ تک جائے گی اور پھر بھی آپ کا صوبہ Suffer کرے گا تو Basically تو یہ ہے کہ توانائی کے بحران پہ کیا یہ بہتر نہیں ہو گا کہ اس کی ٹرانسمشن لائن کا بندوبست کیا جائے؟ ٹھیک ہے ریونیوز تو Generate کر لیں گے، مالاکنڈ III آپ نے Complete کر کے بجلی نیشنل گرڈ کو جا رہی ہے، مسئلہ تو توانائی کے بحران کا ہے، اگر آپ اس کی ٹرانسمشن لائن ڈالیں تو میرے خیال میں اگر اس کو ہم پینڈنگ رکھ لیں اور جب منسٹر صاحب آ جائیں تو اس حوالے سے اس کو دیکھ لیں کہ توانائی کو کیسے بہتر بنایا جا سکتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: زه جی دا عرض کوم چه دا د د تفصیلی بحث د پاره منظور شی، دا بل خل زما سوال وو، دلته ما په دے باندے خبرے کړی وے۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا نوټس را کړئ جی، Written notice۔

مفتی سید جانان: منسٹر صاحب وو، هسے مطلب دادے هوا باندے تیر کړو نو دا د تفصیلی بحث د پاره جی منظور کړے شی۔

جناب سپیکر: Written، لیکلے دے باره کښے نوټس را کړئ جی۔

مفتی سید جانان: د ر کوم جی۔

جناب سپیکر: دا بابک صاحب! جواب ورکوئ؟ هسے خو نوټس پرے راغے نو مطلب دا دے ضرورت ئے نشته۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): مهربانی سپیکر صاحب۔ دا خو ډیر زیات اهم سوال دے او بیا ډیر په اهم وخت دے، خیر بهرحال زۀ د حکومت د طرف نه چه کوم مؤقف دے، هغه به ضرور وایم، د دوئ خبره خو راغله۔۔۔۔

حافظ اختر علی: سپیکر صاحب! زما ډیر اهم ضمنی سوال دے، دوئ د واوری بیا د جواب ورکړی۔

جناب سپیکر: او دریږه لږ حافظ صاحب هم واورئ جی، وزیر صاحب۔ جی۔

حافظ اختر علی: جناب سپیکر صاحب! شکریه۔ دوئ دا کوم تفصیل چه ورکړے دے نو حکومت نه دا سوال دے، دوئ ملاکنډ III او پیهور او شیشی او ریشون خپل په اقداماتو کښے او د توانائی بحران باندے د قابو د پاره ذکر کړی دی نو دا سوال دے چه آیا دا په مخکښے حکومت کښے شوی دی او که نه دا موجوده په دے درے کالو کښے شوی دی؟

جناب سپیکر: جی، جناب آنریبل سردار بابک صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، شکریه۔ دے مفتی صاحب ډیر په اهم وخت کښے ډیر ښه سوال راوړے دے او دا نه صرف زمونږ د هاؤس د انفارمیشن د پاره بلکه د ټولے صوبے خلق دے ته په انتظار وی چه د بجلئ لوډ شیډنګ ډیر زیات دے او انرجی کرائسز ډیر زیات Peak ته رسیدلی دی او بیا مونږ دا هم ټول د دے معاشرے، د دے صوبے د عام خلقو په حیث باندے بیا د دے متقاضی یو چه فوری طور باندے هغه قدم پورته شی چه دا کرائسز چه دی، په هغے باندے قابو هم او کړے شی خو سپیکر صاحب، تاسو ته معلومه ده

چه دا ډیم جوړول چه دی دا یو Time consuming process دے ، په دے باندے ډیر زیات وخت لګی، په دے ډیم باندے ډیر زیات لګښت راځی۔ څلور پراجیکټونه داسے دی لکه هغه چه څنګه ذکر شوی دی چه ملاکنډ IIIاو پیهور او شیشی هائیډرو بیا ریشون چه د هغے چه کوم پروډکشن دے ، هغه فګر مونږ ورکړے دے ، دا زمونږ په وخت کښے یعنی پروډکشن دے ورکول شروع کړی دی او چونکه دا منصوبے داسے دی، دا په یو کال کښے یا دوه کالو کښے Complete کیږی، مکمل کیږی، په دے باندے ډیر زیات وخت لګی۔ سپیکر صاحب، زمونږ د حکومت کریډټ چه دے ، هغه دا دے چه نیټ هائیډرو پاور زیاته حصه، دا اوس جی کوم یولس منصوبے مونږ ورکړی دی چه په هغے کښے دا رانولیا ، مچئ، درال خوړ، کوټو هائیډرو پاور، کروړا ، جبوړی، متلتان، لاوی، شوشیزئ او شوګو شن او دا شرمئ هائیډو پاور چه کوم دی، دا یولس منصوبے سپیکر صاحب چه د هغے مونږ تفصیل هم ورکړے دے ، Priority دا ده، وزیر اعلیٰ صاحب وئیلی هم دی، ترجیحاتو کښے دا زمونږ شامل دی چه په دیکښے دا څلور منصوبے داسے دی چه دا بالکل ټینډر شوی هم دی تقریباً تقریباً او په دے باندے به کار کول شروع شی، انشاء الله دا به زر تر زر اوشی۔ دا باقی چه کومے منصوبے دی، د هغے د پاره زۀ دا وایم سپیکر صاحب چه پینځه اربه روپئ چه دی، دا بل زمونږ یو سکیم دے چه مونږ د هغے فیزیبیلټی کوؤ چه په دے صوبه کښے کوم کوم ځایونه داسے دی چه هغه Feasible دی او هلته مونږ ډیمونه جوړولے شو او دغلته نه به مونږ بجلی پیدا کولے شو۔ سپیکر صاحب، زۀ به یو اضافی خبره اوکړمه، تاسو اوګورئ چه صرف ملاکنډ III نه مونږ ته سالانه 81 میګاواټ بجلی پیدا کیږی او دوه اربه ر وپئ د هغے آمدن دے۔ زمونږ چه کوم خپل Estimation دے او مونږ چه کوم اندازه حکومت لګولے ده چه ز مونږ صوبه چه ده او کوم پراګرس چه زمونږ د سکیمونو روان دے یا Feasible سکیمونه چه زمونږ کوم دی، د هغے نه اولس سوه میګاواټه بجلی پیدا کیږی، دا په پراسس کښے دی، انشاء اللهٔ اولس سوه میګاواټ بجلی به د دے نه پیدا کیږی۔ تاسو پخپله اندازه اوکړئ چه دے 81 نه مونږ ته دوه اربه روپئ منافع راځی نو اولس سوه میګاواټ نه به مونږ ته څومره آمدن راځی؟

سپیکر صاحب، دا یوه ډیر زیاته اهمه او یو Burning issue ده، دے ته ډیره زیاته توجه په دے حواله باندے هم ضرورت دے چه دا زمونږ د حکومت کم از کم Priority ده، دا په ترجیحاتو کښے شامله ده، مونږ غواړو چه انشاء الله، انشاءالله دا په دے ملک کښے چه کوم کرائسز دی، دویمه خبره دا ده چه دا اتلسم ترمیم نه پس چه دے صوبے سره کوم اختیار راغلے دے نو دا ډیره زیاته د خوشحالئ خبره ده، زمونږ صوبه Feasible د دے د پاره چه دلته ډیر زیات سائیټونه داسے دی چه هلته بجلی کیدے شی۔ بهرحال مفتی صاحب ذکر کړے وو چه منسټر صاحب، ما خو مناسب ګنړله چه د حکومت طرف نه مؤقف اووایمه چه منسټر صاحب هم راشی انشاء الله، زمونږ د حکومت کوشش دا دے چه څومره زیات کیدے شی چه مونږ پروډکشن د بجلئ سیوا کړو او د دے د پاره مونږ عملی قدم اخلو چه د نیشنل هائیډل پاور زیاته حصه چه ده، هغه وزیر اعلیٰ صاحب اعلان هم کړے دے او هغه منصوبو له ورکوی نو زما یقین دا دے چه ډیر ښه پیش رفت به د هغے طرف ته اوشی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، اس ضمن میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ تقریباً سات سو میگاواٹ کے جو یہ چار کام چالو ہیں یا جاری ہیں، اس سے وہ بنتے ہیں لیکن اگر آپ اس کو کسچن کے آخر میں دیکھیں، اس کے علاوہ پچیس میگاواٹ سے لیکر تین سو پچاس میگاواٹ تک پراجیکٹ کی فیزیبلٹی سٹڈی جاری ہے اور اگلے تین یا چار سالوں میں فیزیبلٹی پر کام مکمل ہو جائے گا۔ ان تمام منصوبوں کی کل استعداد سترہ سو میگا واٹ ہے، یہ سترہ سو میگاواٹ ان کو پتہ کیسے لگا جبکہ ابھی فیزیبلٹی سٹڈی نہیں ہوئی ہے؟

(تالیاں)

جناب سپیکر: یہ چونکہ اس پر نوٹس بھی آچکا ہے، اس پر Detailed discussion ہوگی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر صاحب، اس بارے میں میری گزارش یہ ہے جی کہ جو ڈسکشن ہوتی ہے، Every Tuesday کو ہوتی ہے، پتہ نہیں اجلاس Tuesday تک ہوگا یا نہیں، پھر اگر آپ مہربانی کر کے اس کو پہلے لے آئیں تاکہ پھر ہم۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں وہی کر رہا ہوں، میں ڈیپارٹمنٹ کو بھی ہدایت دیتا ہوں کہ وہ پوری تیاری کے ساتھ اپنے منسٹر صاحب کو اور پوری گورنمنٹ کو بریف کریں چونکہ Next coming میں اس پہ وہ بات ہوگی اور Cut out date بھی دے دیں گے کہ اس پراجیکٹ پر کس وقت کام شروع ہوگا؟ یہ میرے خیال

میں اب حیلے بہانے کی اس میں اور گنجائش نہیں رہی ہے، ابھی کریش پروگرام میں، کریش پروگرام میں اس پہ کام ہوگا۔ (تالیاں) یہ وقت کی ضرورت ہے اور اس سے پہلے کہ آپ سب کے گریبان باہر پھٹیں اور کپڑے پھٹیں تو اس سے بہتر ہے کہ یہ ابھی ابھی اس کا وقت ختم ہو رہا ہے، Next کونسی Date ہے، اس پہ وہ ڈالیں اس کو Detailed discussion کیلئے اور ڈیپارٹمنٹ کو پھر خصوصی ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ پوری تیاری کے ساتھ اپنے منسٹر صاحب کو اور گورنمنٹ کو بریف کرے۔

Ji, 'Pivilige Motions': Ms. Faiza Bibi Rashid Sahiba.

Dr. Fiza Bibi Rashid: Thank you, Speaker Sir; thank you, Speaker Sir.

(Applauses)

جناب سپیکر: اچھا بی بی، ایک Explanation دے دیں مجھے، آپ نے کل اتنی بڑی بات اٹھائی تو۔۔۔۔۔

ڈاکٹر فائزہ بی بی رشید: نہیں سر، اسی سلسلے میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ کو میرے خیال میں Explanation اسمبلی سیکرٹریٹ سے موصول ہوئی ہوگی، اگر آپ کی تسلی ہوئی ہے تو ٹھیک ہے، نہیں تو میں پورے ہاؤس کو پڑھ کر سناتا ہوں۔

آوازیں: پڑھ لیں۔

ڈاکٹر فائزہ بی بی رشید، رکن اسمبلی کی شکایت پر وضاحتی بیان

جناب سپیکر: اسمبلی اجلاس مورخہ 25 اپریل 2011 کے حوالے سے جس میں آپ نے اپنی اسمبلی بزنس کے حوالے سے شکایت کی تھی کہ آپ کے بزنس کو اسمبلی فلور پر نہیں لایا جارہا ہے، اس ضمن میں گزشتہ تین سالوں کے دوران آپ کی طرف سے جمع کرائے گئے مختلف نوٹسز کی تفصیل یہ ہے: آپ کی اطلاع کیلئے ایک عرض ہے کہ مورخہ 2008-22 کو ایک سوال محکمہ صحت کے متعلق سیکرٹریٹ میں جمع کیا جس کی منظوری بھی دی گئی اور 12 جنوری کو اسمبلی کے ایجنڈے پر رکھا گیا جو بوجہ آپ کی غیر حاضری کے Lapse ہوا۔ آپ نے 23 جون 2008 کو دو قرار دادیں 76 اور 77 اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کیں جس کی میں نے 2 جولائی کو منظوری دی۔ ان میں ایک قرار داد نمبر 77 اسمبلی کے ایجنڈے پر مورخہ 15 جنوری کو رکھی گئی جو بوجہ آپ کی غیر حاضری کے Lapse ہو گئی جبکہ دوسری قرار داد نمبر 76 بوجہ اجلاس کی غیر معینہ مدت تک التواء اور اسمبلی کے قواعد کے مطابق مورخہ 14 فروری، 2011 کو Lapse ہو گئی، آپ کی طرف سے اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کرایا گیا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 44 مورخہ 2008 ,23 کو موصول ہوا جس کی میں نے 4 ستمبر 2008 منظوری دی جو کہ بوجہ اسمبلی اجلاس کے التواء 15 اکتوبر،

2009 کو Lapse ہو گیا۔ تحریک التواء: آپ کی طرف سے اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کی گئیں تحاریک التواء 234 اور 483، 13 اکتوبر، 2009 اور 7 فروری 2011 کو موصول ہوئیں جس کی میں نے 13 اکتوبر 2009 اور 9 فروری 2011 کو منظوری دی جو بوجہ التواء اسمبلی اجلاس دونوں تحاریک التواء بھی Lapse ہو گئیں۔ تحریک استحقاق نمبر 136 جو آپ کی طرف سے جمع کی گئیں اسمبلی سیکرٹریٹ کو 14 فروری 2011 کو موصول ہوئی، اسی دن 14 فروری 2011 کو اسمبلی اجلاس کے التواء کے باعث Lapse ہو گئی جبکہ تحریک استحقاق نمبر 145 جو کہ آپ کی طرف سے اسمبلی سیکرٹریٹ کو 12 اپریل 2011 کو موصول ہوئی لیکن چونکہ آپ نے اس پر دستخط نہیں کئے تھے جس کی وجہ سے یہ آپ کو واپس بھیجی گئی جو کہ بعد ازاں 18 اپریل 2011 کو موصول ہوئی اور اسی اجلاس میں ایجنڈے پر شامل کی گئی تھی، آج ہی پیش کی جا رہی ہے۔

<u>Dr. Faiza Bibi Rashid:</u> Point of order.

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> پوائنٹ آف آرڈر، میں اس سلسلے میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> محترمہ ممبر کو کل جو شکایت تھی، اس کے متعلق کافی تفصیل سے سیکرٹریٹ نے اور آپ نے بتا دیا لیکن میری ایک درخواست ہو گی اور سارے ممبران سے درخواست ہو گی، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہم جو کارروائی اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کرتے ہیں، ہمارا یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ جب بھی اجلاس ہو گا تو اس کو اجلاس میں اٹھایا جائے گا۔ اب آپ کے رولز کے مطابق وہ کارروائی جو ہم نے جمع کی ہوتی ہے، جب اجلاس Prorogue ہوتا ہے تو وہ Automatically lapse ہوتی ہے اور پھر اس کے بعد ہمیں اس کو سرسبز کرنے کیلئے یعنی Refresh کرنے کیلئے دوبارہ نوٹس دینا پڑتا ہے، تو میری بہن نے کل جو شکایت کی اور آپ نے جو تفصیل بتائی، اس سے اندازہ ہوا ہے کہ بزنس تو انہوں نے کافی جمع کی تھی لیکن اجلاس کی Prorogation کی وجہ سے وہ اسمبلی کے ایجنڈے پر نہیں آ سکی تو میری درخواست ہو گی کہ اگر ان کو اس طرح کوئی بات ہوتی تو جیسے ہی اجلاس ختم ہو تو وہ Next اجلاس کیلئے اس کو Refresh کرنے کیلئے آپ کے سیکرٹریٹ میں نوٹس جمع کرائیں تاکہ پھر Next جو اجلاس ہوتا ہے، اس میں وہ پیش ہو سکے۔

<u>بیگم شازیہ اورنگزیب خان:</u> پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان! یہ اسمبلی سیکرٹریٹ سارے ممبرز کو لکھتا ہے لیکن جب کوئی ممبر اس پر توجہ نہیں دیتا اور وہ دوبارہ جمع کرنے کی خواہش ظاہر نہیں کرتا تو وہ اس وجہ سے Lapse ہو جاتی ہے، تو اگر آپ۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میری اس سلسلے میں درخواست ہوگی کہ سیکرٹریٹ انفارمیشن دیتا ہے کہ جب ہم بل جمع کرتے ہیں اور اسی اجلاس میں نہیں آتا تو آپ کا سیکرٹریٹ ہمیں Inform کر لیتا ہے کہ آپ کا بل، لیکن جو باقی نوٹسز ہیں، مثال کے طور پر کوئسچنز ہیں یا۔۔۔

جناب سپیکر: اس پر اطلاع نہیں آتی؟

جناب عبدالاکبر خان: اسی پر اطلاع نہیں آتی جی۔

جناب سپیکر: یہ تو ہمارے رولز میں ہے جو ابھی میرے سامنے لایا گیا ہے۔

"To

All the Members of Provincial Assembly

Subject: Fresh Notices to all the Members

I am directed to say that such under sub rule (3) of rule 5 of the Provincial Assembly Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, all pending notices, businesses have been lapsed except Bills which have been introduced in the Assembly or any other business which have been deferred by the House on the prorogation of the 17th Session of the Assembly.

It is, therefore, requested that any Member who intends to refresh any of his business / notice, is required to submit a fresh notice of the same to the secretariat at the earliest."

یہ تو نوٹس باقاعدہ آپ سب کو ایشو ہو جاتا ہے، جو اس پر توجہ نہیں دیتا تو پھر اس کو Lapse ہی سمجھا جائیگا۔

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ابھی صبر کریں وہ کھڑی ہیں، ان کے بعد جی۔۔۔

ڈاکٹر فائزہ بی بی رشید: جی سپیکر صاحب، Thank you for information لیکن جو آپ نے ڈیٹیلز بیان کی ہیں، آپ کے سیکرٹری صاحبان بیٹھے ہیں، میں نے جو چیز بھی Submit کروائی ہے، باقاعدہ اس کا Follow up کیا ہے۔ سیکرٹری صاحبان بیٹھے ہیں، میں ان سے پوچھتی رہی ہوں، کل بھی ایسا ہوا، بشیر بلور سینیئر منسٹر بیٹھے تھے، میں ان سارے سیکرٹریز صاحبان کے پاس گئی ہوں کہ آپ برائے مہربانی

میری پریویلج موشن آج شامل کریں ایجنڈے میں، تو مجھے یہی جواب ملا ہے کہ سپیکر صاحب Agree نہیں ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ کل میرے Colleague احمد بہادر کی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بی بی صاحبہ! غلط بیانی سے کام نہ لیں، غلط بیانی سے کام نہ لیں، کس اہلکار نے۔۔۔۔۔

Dr. Faiza Bibi Rashid: Let me complete, Sir please.

جناب سپیکر: جس اہلکار نے آپ کو کہا ہے، آپ مجھے بتادیں۔ کل کا ایجنڈا Heavy تھا۔۔۔۔۔

ڈاکٹر فائزہ بی بی رشید: میں غلط بیانی سے کام نہیں، بیٹھے ہیں یہ لوگ، سر پلیز مجھے سنیں، آپ جو مرضی ہے پھر کہیں۔ اس کے بعد میرے Colleague نے کل ہی Submit کروائی، میں سمجھتی ہوں کہ وہ بڑے خوش نصیب ہیں کہ کل ہی ان کی جو ہے وہ ایجنڈے پر آئی ہے اور بہت اچھی بات ہے، یہ ہیلتھ انسانی زندگیوں سے Related شعبہ ہے، اس پر آنی چاہیئے تھی اور میں میرے خیال میں انتہائی Bad luck ہوں کہ میری تین سال کی ساری کی ساری بزنس اسی دن آتی ہے جس دن اتفاق سے میں Absent ہوتی ہوں۔

جناب سپیکر: تو اب آپ اپنی قسمت کو بدل دیں، اب کیا کریں؟

ڈاکٹر فائزہ بی بی رشید: لیکن میں اپنے Colleagues سے پوچھتی ہوں، دوسری بات۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی آجائیں، ابھی اس پر آجائیں اپنی ایڈجرمنٹ موشن پر۔۔۔۔

ڈاکٹر فائزہ بی بی رشید: سر جو کل میرے واک آؤٹ پر آپ نے ریمارکس پاس کئے کہ میں کسی کی توجہ لینے کیلئے یہ واک آؤٹ کر رہی ہوں تو سر، میں نے کبھی زندگی میں ایسا ڈرامہ نہیں کیا، میں ایک پولیٹکل ورکر ہوں اور بجائے اس کے کہ آپ اس پر اور کچھ کہتے، یہ آپ نے کہا ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان! تھوڑی تسلی کریں۔ جی، عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: یہ اپنی تحریک پیش کریں جی۔

مسئلہ استحقاق

ڈاکٹر فائزہ بی بی رشید: میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک نہایت اہم اور عوامی مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ میں نے عوامی شکایات کے پیش نظر 'ویمن اینڈ چلڈرن ہسپتال' ہری پور کا صبح دس بجے سرپرائز وزٹ کیا، ڈسٹرکٹ ہیلتھ کمیٹی کے ارکان اور Media persons بھی ہمراہ تھے۔ صرف دو Young جن کے نام ڈاکٹر کبریا اور ڈاکٹر منصور تھے، وہ موجود تھے۔ ہسپتال کا ایم ایس اور تمام ڈاکٹرز غیر حاضر تھے اور اپنے پرائیویٹ کلینکس میں پریکٹس میں مصروف تھے اور اس دوران میں نے

متعدد بار چھاپے مارے ہیں، جب بھی ہوتا ہے تو یہ لوگ Absent ہوتے ہیں اور کبھی کبھار ہسپتال میں آجاتے ہیں تو غریب مریضوں کو اپنی کلینک آنے کی دعوت دیتے ہیں اور اس سارے واقعے کی جو خبر ہے، اخبار کی Cutting میں نے Attach کی ہے۔ دوسرے روز ڈاکٹر جاوید، ڈاکٹر سرفراز اور ڈاکٹر عامرہ کی سربراہی میں باقاعدہ ایک میٹنگ کے بعد شہر کے تمام پرائیویٹ ڈاکٹرز کو بلا کر میرے اس اقدام کے خلاف ہسپتال کے اندر ایک احتجاجی جلسہ منعقد کیا گیا اور میرے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کئے گئے اور دھمکی آمیز الفاظ میں کہا گیا کہ ڈاکٹر فائزہ سن لیں، آپ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں، ہماری اوپر تک Approach ہے اور کوئی بھی مائی کا لال ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا، جس سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا اسے استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ انصاف پورا ہو سکے۔ اس کے علاوہ سر، میں اس کے بارے میں کہنا چاہونگی کہ میرے متعدد بار سرپرائز وزٹ سے پہلے وہاں پر جتنے ہسپتلز کے Consultants ہیں، وہ ہاسپٹل کی میڈیسن، Even ہاسپٹل کے اکسیجن سیلنڈرز جو ہیں، وہ اٹھا کر اپنے پرائیویٹ ہسپتلز میں Use کرتے ہیں اور جتنے انکے پرائیویٹ ہاسپٹلز میں آپریشنز ہوتے تھے ان کا اندارج ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہاسپٹل کے رجسٹروں میں کیا جاتا ہے جبکہ سامان سارا سرکاری ہسپتال کا پرائیویٹ کلینکس میں، Even آکسیجن سلینڈر بھی Use ہوتے ہیں اور میرے ڈسٹرکٹ کے منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، وہ بھی بخوبی آگاہ ہیں اور میں انکی بڑی شکر گزار ہوں کہ جب کچھ لوگ ان کے پاس گئے انکی مدد لینے تو انہوں نے ان کو Refuse کیا اور کچھ ہمارے معزز اراکین ہیں جنکی شہ پر یہ کام کیا جاتا ہے اور میں اس چیز کو اپنے پورے ایوان کی Insult سمجھتی ہوں کہ جب ہمارے ایم پی ایز کہیں جاتے ہیں تو وہاں کے ای ڈی او اور ایم ایس ہر غمی شادی میں ان کے ساتھ جاتے ہیں تاکہ وہ ان کو Protect کریں اور دوسری بات جو مجھے ڈاکٹرز نے اور ان سرجن صاحبان نے دھمکی دی ہے کہ ہمارا جو ڈی جی ہے، اس سے سارے معاملات سیدھے ہیں اور کوئی ایم پی اے ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا، تو میں اس کیلئے معزز ایوان سے ریکویسٹ کرونگی کہ وہ اس واقعے کا نوٹس لے۔ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ گورنمنٹ سائڈ سے آنریبل منسٹر، لیاقت شباب صاحب۔

<u>جناب لیاقت علی شباب (وزیر آبکاری و محاصل):</u> تھینک یو، جناب سپیکر۔ یہ ہماری محترمہ جو ہماری Colleague ہیں، ڈاکٹر فائزہ صاحبہ نے جو تحریک استحقاق پیش کی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایوان میں جتنے بھی معزز اراکین ہیں، یہ انکا استحقاق ہے، یہ عوامی نمائندے ہیں اور اپنی عوامی Complaints

پر بالکل جا سکتے ہیں اور اگر اس طریقے سے مختلف ڈیپارٹمنٹس انکے ساتھ یہ Behavior کرینگے کہ جیسے یہ اخباری کٹنگ بھی انہوں نے ساتھ Attach کی ہوئی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، تو لہذا میری Submission ہے آپ سے کہ تمام ہاؤس سپورٹ کرتا ہے، یہ تحریک استحقاق جو ہے، استحقاق کمیٹی کے حوالے کر دیں جی۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: Okay. Is it the desire of the House that the privilege motion moved by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The'Ayes' have it; the privilege motion is referred to the concerned Committee. Malik Qasim Khan Khattak Shaib.

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ایک منٹ جی، یہ ختم ہو جائے۔

Malik Qasim Khan Khattak Sahib, not present it lapses.

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ رخصت کی درخواستیں آئی ہیں، جن میں: انور خان صاحب 26 اپریل 2011 کیلئے; ثناءاللہ میاخیل صاحب 26 اپریل 2011 کیلئے; ڈاکٹر ذاکراللہ خان صاحب 26 اپریل 2011 کیلئے; سکندر عرفان صاحب 26 اپریل 2011 کیلئے۔ Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: ایک منٹ جی، ایک منٹ۔ تھوڑا صبر کریں، بزنس نمٹالوں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

Mr. Speaker: Mussarat Shaffi Bibi, to please move her call attention notice No. 547. Mussarat Shaffi. Not present, it lapses. Ahmad Khan Bahadar Sahib, please move his call attention notice No. 565.

جناب احمد خان بہادر: نحمده و نصلی علی رسوله الکریم۔ اَعُوذُ بِاَللهِ مِنَ اَلشَّیطَـٰنِ اَلرَّجِیمِ۔ بِسمِ اَللهِ اَلرَّحمَـٰنِ اَلرَّحِیمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔

I wish to divert the attention of this august House to the intention of government for increasing sugar cane and sugar beet cess rate by 24 hundred percent i.e. from 25 paisa per 40 kg to Rs. 6.25 per 40 kg. The government intention is likely to place burden on the poor farmers.

جناب والا، زمونږ په نوټس کښې دا راغلي وو چه زمونږ صوبائی حکومت فوډ ډیپارټمنټ شوګر بیټ او شوګر کین سیس د 25 پیسه نه 6.25 ته Increase کوی چه هغه تقریباً چوبیس سو پرسنټ دے۔ جناب والا، یو خو دا Increase ډیر زیات دے۔ نمبر دو دا جناب والا، که تاسو اوګورئ نو زمونږ په پختونخوا کښې تقریباً ټوله انډسټری ولاړه ده، سوائے د ماربلو نه چه ماربل زمونږ په پختونخوا کښې چلیږی او یو څو شوګر ملونه چه هغه پریمیئر شوګر ملز دے مردان کښے، خزانه شوګر ملز دے جی، الموغیث شوګر ملز ډی آئی خان کښې دے جی، میران شوګز ملز ډی آئی خان کښې جی، چشمه ون چشمه ټو ده او جناب والا، د دے ټوبیکو، بیټ او شوګر کین سیس دا پیسے ففټی ففټی باندے وے جی، ففټی پرسنټ به Farmerنه اغستے شوے، ففټی پرسنټ به مل ورکولے۔ پوزیشن اوس دا دے جناب والا چه هسے هم څوک مل له ګنے نه ورکوی، هغه زیات تر ګانړئ کوی چه د دے نه پس بیا دا دومره غټ Burden راشی چه چوبیس سو فیصد په دیکښې Increase اوشی او چه کوم زمیندار نه به تر اوسه پورے په ټریکټر کښې ایک سو پچیس روپئ کټ کیدے، د هغه نه به اوس پچیس سو روپئ کټ کیږی نو زما ګزارش دا دے جناب والا چه د دے نه به ډیر لوئے نقصان او شی زمونږه پختونخوا ته۔ یو خو به جی زمونږ دا ملونه بند شی، بل دے سره کومه ریونیو جنریټ کیږی زمونږه حکومت ته، هغه به ټوله ضائع شی جی۔ بل دا چه هغه ډیر خلق چه د کومو دے سره روزګار وابسته دے، هغه به خراب شی۔ بل جناب والا، زه یو بل ګزارش کوم او هغه دا جی چه دا کوم بیټ او کین سیس کښے پیسے کټ کیږی، دا Aerial spray د پاره هم کټ کیږی خو جناب والا،Aerial spray since 1994 بند شوے دے جی، د هغے نه بعد

Aerial spray نه کیږی نو زما گزارش دا دے چه یو خو د دغه پیسے نور نه کټ کیږی، بل دا چه دا کوم Increase دے Twenty four hundred percent،دا د مهربانی اوکړی دا د گورنمنټ نه کوی۔ بله اهم خبره دا ده جی، هغه زه دا وئیل غواړمه چه مهربانی د اوکړے شی چه څنگه ټوبیکو سیس د هغه ځائے د Local representative په لاس باندے په هغه علاقه کښے تقسیمیږی،داسے دا چه کوم ځائے کښے Cane پیدا کیږی، کوم ځائے Beetپیدا کیږی، د هغه ځائے د Local representative په لاس باندے د په هغه علاقه کښے دا پیسے اولگی۔ بل جناب والا، زما گزارش دا دے چه دا پیسے دوئ د کهیت سے منډی تک، From farm to market roads د پاره، جناب والا، فارم ټو مارکیټ روډز زمونږ ماشاءالله اوس تقریباً ټهیک ټهاک دی نو زما گزارش دا دے چه دا Increase کوم Propose دے، دا د Be not given effect جناب والا۔ Thank you very much.

<u>جناب سپیکر</u>: واپس د شی، خو د دے نه مخکښے محمد علی شاه صاحب۔۔۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپیکر صاحب، دے سلسله کښے ما عرض کولو چه چونکه بہادر صاحب دا پوائنټ Raise کړو، مونږ ته د دا اوښودلے شی چه دا کوم موجوده کین سیس Collect کیږی، لکه دوئ چه څنگه اووئیل چه دا په کوم سن کښے دا ریټ دغه شوے وو؟

<u>جناب سپیکر</u>: جی محمد علی شاہ صاحب،ایک Delegationآیا تھاکہ شوگر کین، گنے کے پیسے ملز مالکان نہیں دے رہے ہیں تو اس سلسلے میں وہ آپ کے پاس ہم نے بھیجا تھا، ان کاشتکاروں کو اور گنے کے زمینداروں کو Paymentکا کیا بنا؟ محمد علی شاہ صاحب۔

<u>سید محمد علی شاہ باچا</u>: سپیکر صاحب، مونږ ستاسو په هدایت باندے د سټینډنگ کمیټۍ میټنگ راغوښتے دے خو په دیکښے د سیس ذکر نه وو شوے جی۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: میں سیس کی بات نہیں کر رہا، گنے کے پیسے کی،ابھی تو فریش گنا،وہ کس طرح تیاری کرینگے؟

<u>سید محمد علی شاہ باچا</u>: په هغے کښے یو میاشت ټائم ئے ورکړے دے، صرف په مل باندے آټه کروړ Pendency وه جی نو 30thپورے به هغه انشاءالله تعالیٰ هغه آټه کروړ روپئ هغوی ورکوی جی۔

جناب سپیکر: د کوم مل وہ؟

سید محمد علی شاہ باچا: د پریمیئر شوگر ملز خزانہ جی۔

جناب سپیکر: مردان والا، د خزانہ شوگر ملز او دا چشمہ؟

سید محمد علی شاہ باچا: خزانہ شوگر ملز والا جی، پہ دے آتھ کروڑ Pendency دہ، نورو باندے تقریباً Pendency نہ وہ نو 30th تاریخ پورے بہ دا Pendency انشاءاللہ تعالیٰ ختموی کہ خیر وی جی۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، ڈیرہ مہربانی۔ دا د شوگر کین ارباب صاحب،تاسو، پہ شوگر کین سیس باندے بہ د گورنمنٹ د سائڈ نہ څوک جواب ورکوی؟ جی احمد خان بہادر، تاسو څہ اووئیل؟

جناب احمد خان بہادر: جناب سپیکر، تاسو د سیس خبرہ اوکړہ نو ما سرہ خو Since 1990-91 till 2010-11 د پریمیئر شوگر ملز مردان ڈیٹیل شتہ چہ دوئ څومرہ سیس ورکړے دے، هغه دے جی چھ کروړ پچانوے لاکھ Eighty nine thousands six hundred and fifty eight، دغسے ما سرہ د فرنٹیر شوگر ملز شتہ د 1985 نہ واخلہ تر 2004 پورے، ځکہ چہ د دے نہ بعد بیا هغه مل بند شوے وو، هغه وو جی تقریباً ایک کروړ اکیاسی لاکھ ستر ہزار پانچ سو ایک۔ د دے نہ علاوہ جی ما سرہ چشمہ یونٹ ون او چشمہ یونٹ ٹو د ڈیرہ اسماعیل خان چہ کومے شوگر ملے وے، د هغے هم شتہ جی Since 2006-07 till 2010-11، هغه وو جی ایک کروړ پندرہ لاکھ ترپن ہزار پانچ سو سینتالیس روپئ خو جناب والا! زہ گزارش دا کوم، Actually زمونږ فوډ منسٹر صاحب نشہ جی، دغہ خو دوئ سرہ Related وو جناب والا! پکار دا وو چہ دا د سیس پیسے صرف پہ هغه علاقو کښے اولگی چہ کوم ځائے کښے دا Produce کیږی۔

جناب سپیکر: نہ Normally طریقہ بھی یہی ہے کہ جو پیسہ جہاں سے Collect ہوتا ہے، یہ اسی ضلع، اسی علاقے میں جہاں Growers ہوتے ہیں،ان کے ہاں لگ جاتا ہے لیکن ابھی کیا کریں؟ تاسو کہ نہ نو منسٹر فوډ بہ ورکوی، پینډنگ ئے اوساتو کہ څہ اوکړو؟ جی ارباب صاحب۔

جناب احمد خان بہادر: بل جناب والا ، یواهم خبره زه دا کومه چه کین کنټرول بورډ زمیندار Nominate کوی جی چه هغوی د دا فیصلے کوی چه آیا څومره سیس پکار دے او زمیندار ته څه پرابلمز دی؟ نو جناب والا ، یو عام سړے چه تاسو راولئ او په کین کنټرول بورډ کښے ئے کښینوئ، هغه ته خو دا پته نشته چه زمیندار ته څه پرابلم دے کنه؟ زما گزارش دا دے جی چه Registered Growers د راولی، Registered Growers چه هلته ناست وی چه هغوی کم از کم----

جناب سپیکر: جی ارباب ایوب جان خان ، منسټر ایگریکلچر۔

سید محمد علی شاه باچا: جناب سپیکر -----

جناب سپیکر: باچا صاحب! دا کال اټینشن دے ، په دے باندے نور بحث نه شی کیدے۔

سید محمد علی شاه باچا: جناب سپیکر صاحب، دیکښے د کین او د بیټ سیسس په مطابق

(قطع کلامی)

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر صاحب، جو اپنی سیٹ پر کھڑے ہوں تو ان کا مائیک ان ہو۔

جناب سپیکر: یار جاوید عباسی صاحب! جب آپ شروع ہو جاتے ہیں آپ کا لاؤڈ سپیکر اتنا تیز ہے کہ کسی کی (تالیاں) یہ پرائی سیٹ پر کھڑے ہیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، یہ اپنی سیٹ پر آئیں گے تو ان کا مائیک آن ہو گا نا جی۔

جناب سپیکر: آپ کی سیٹ کہاں ہے باچا صاحب؟ (قہقہہ)

سید محمد علی شاه باچا: (جناب محمد جاوید عباسی، رکن اسمبلی سے) سیٹ، جو بھی سیٹ ہو آپ کو تکلیف نہیں ہونی چاہیئے۔

جناب سپیکر: جی آپ کیا بتا رہے تھے؟

سید محمد علی شاه باچا: زما مطلب دا دے جی، دوئ چه کوم پوائنټ Raise کړو د کین او د بیټ سیس په مطابق جی، زه جی وایم دا سټینډنگ کمیټئ ته حواله کړئ نو څنگه چه دا کومه مسئله دغه باره کښے حل کړے ده جی نو دا به هم، مل

مالکانان ټول به راواوغواړو جی او په هغه کښے به ټول ډیټیل سره به په هغے ډ سکشن د دے دغه اوشی جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، دا کین سیس چه کوم دے، دا فوډ ډیپارټمنټ سره دے، Collectکوی ئے هم هغوی او بیا Further تقسیموی ئے هم هغوی نو که فرض کړه اول، یا خو صبر اوکړئ چه کله فوډ منسټر صاحب راشی په کومه ورځ باندے، په هغه ورځ باندے واخلئ چه هغویProperجواب ورکړی او که بیا چرته خامخا دے ته۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه گورنمنټ، که تاسو گورنمنټ ته اعتراض پرے نه وی نو کمیټئ ته به ئے اولیږو۔ ارباب صاحب جی، لیاقت شباب صاحب۔

جناب لیاقت علی شباب(وزیر آبکاری و محاصل): جناب سپیکر صاحب، دا عبدالاکبر صاحب چه ښنگه اوونیل جی، دیکښے هیڅ شک نشته چه دا یو Sensitive issue دہ او پکار دہ چه په دے باندے خبره اوشی تفصیل سره خو چونکه Concerned Minister نشته جی نو زما به ریکویسټ هم دا وی جی چه دا پینډنگ کړئ چه هغه جواب ورکړی نو بیا د هغے نه پس که سټینډنگ کمیټئ ته ئی نو مونږ ته پرے هیڅ اعتراض نشته۔

جناب سپیکر: It is kept pending، بس اوس پینډنگ شو جی، پینډنگ شو۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کا قیام مجریہ 2011 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Science & Technology and Information Technology, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa Establishment of Information Technology Board Bill, 2011.

Ms. Shazia Aurangzeb Khan: Point of order, Mr. Speaker Sir

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: یار تھوڑا سا چیئر کا خیال رکھا کریں، پروسیڈنگ میں آپ رکاوٹ نہ ڈالیں۔ بی بی، بیٹھ جائیں۔ جی ایوب خان اشاڑی صاحب، آنریبل منسٹر صاحب کا مائیک آن کریں، بڑے عرصہ بعد اٹھے ہیں، ایک سنگل ٹچ کے ساتھ یہ آن ہو جاتا ہے۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب محمد ایوب خان (وزیر برائے سائنس وٹیکنالوجی): جناب سپیکر صاحب، میں خیبر پختونخوا بل برائے آئی ٹی بورڈ، 2011 کو ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا نصابی کتب کی نگرانی اور معیاری تعلیم کی پرورش مجریہ 2011 کو زیر غور لانے کے لئے تحریک کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: The honourable Minister for Elementary and Secondary Education Khyber Pakhtunkhwa, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa Supervision of Curricula, Textbooks and Maintenance of Standards Education Bill, 2011 may be taken into consideration at once. Honourable Minister.

Mr. Sardar Hussain (Minister for Elementary & Secondary Education): Thank you Mr. Speaker. I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa Supervision of Curricula, Textbooks and Maintenance of Standards of Education Bill, 2011 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa Supervision of Curricula, Textbooks and Maintenance of Standards of Education Bill, 2011 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں بل کے متعلق پوائنٹ آف آرڈر پیش کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی بالکل۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، میں نے ان سے پہلے پوائنٹ آف آرڈر کیلئے کہا تھا اور آپ نے ان کو چانس دے دیا۔

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: میں نے پہلے پوائنٹ آف آرڈر دیا تھا جناب سپیکر۔

جناب عبدالاکبر خان: بل پر جی، او ہو میں بل پر بات کر رہا ہوں، یہ میں بل کے متعلق بول رہا ہوں۔ سر، میں بل کے متعلق پوائنٹ آف آرڈر Raise کر رہا ہوں، بل کے متعلق۔۔۔۔

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: آپ بی بی، بیٹھ جائیں، میں آپ کو جواب دے دیتا ہوں، آپ ایک منٹ خاموش رہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: یہ عبدالاکبر خان، رولز کے مطابق چلتے ہیں، آپ لوگ اپنے علاقے کے ایسے مسائل کیلئے جو پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتے، آپ اٹھ کھڑے ہوتے ہیں لیکن چونکہ میں آپ کو۔۔۔۔۔

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں آپ مجھے ڈائریکشن مت دیں بی بی، میری بات سنیں، جب میں بول رہا ہوں تو آپ خاموشی سے سنا کریں۔ آپ کو میں ہر وقت گنجائش دیتا ہوں لیکن جب ٹائم ہوتا ہے۔ جب تک یہ ایجنڈا نمٹایا نہیں جاتا تو اس وقت تک Kindly تھوڑا سا آپ میرے ساتھ تعاون کریں، یہ آپ کا ہاؤس ہے، آپ جس وقت بھی کہیں گی میں آپ کو ٹائم دوں گا لیکن ایجنڈا نمٹانے کے بعد جی، آپ کا اس میں کیا ٹیکنیکل پوائنٹ آف آرڈر بن رہا ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: ہاں جناب سپیکر، آپ کے اس بل کی جو کلاز 8 ہے، وہ یہ ہے کہ:

"The Federal supervision of Curricula, Textbooks and Maintenance of Standard of Education Act 1976, Act No. X of 1976 to the extent of the Provinces hereby repealed."

جناب سپیکر، میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ یہ Basically جو ایکٹ ہے 1976 کا، یہ فیڈرل ایکٹ ہے اور فیڈرل ایکٹ میں نہ ہم امنڈمنٹ کر سکتے ہیں نہ اس کے کسی پورشن کو Repeal کر سکتے ہیں، نہ اس ایکٹ کو پورا Repeal کر سکتے ہیں، It is the basic right of the Central Assembly, National Assembly کہ وہ اس ایکٹ میں جو امنڈمنٹ لاتی ہے Repeal کرتی ہے یا جو بھی کرتی ہے، وہ اس فورم کا کام ہے ہمارا کام نہیں ہے۔ ایکٹ Basically سنٹر کا ہے لیکن جناب سپیکر، چونکہ وزیر صاحب نے اور جس طرح میں نے اس کی تعریف بھی کی تھی کہ چونکہ یہ 18th amendment کے بعد یہ سلیبس اور Curricula پراونس کو شفٹ ہو گئے ہیں اس لئے انہوں نے یہ بل لایا لیکن جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ آئین کے آرٹیکل (AA) 270 کے۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Just a minute, ji.

جناب عبدالاکبر خان: 270(AA) کے سب آرٹیکل 6 کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ صبر کریں جی۔

جناب عبدالاکبر خان: ٹھیک ہے سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> 270(AA) کاسب آرٹیکل 6۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker:</u> Not withstanding-----

<u>Mr. Abdul Akbar Khan</u>: Yes. "Notwithstanding omission of the Concurrent Legislative List by the Constitution (Eighteenth Amendment) Act, 2010, all laws with respect to any of the matters enumerated in the said List (including Ordinances, Orders, rules, bye-laws, regulations and notifications and other legal instruments having the force of law) in force in Pakistan or any part thereof, or having extra-territorial operation, immediately before the commencement of the Constitution (Eighteenth Amendment) Act, 2010, shall continue to remain in force until altered, repealed or amended by the competent authority."

تو 1976 کے ایکٹ کیلئے Competent Authority نیشنل اسمبلی ہے کیونکہ یہ ان کا ایکٹ ہے تو وہ ہی اسی ایکٹ میں امنڈمنٹ اور Repeal کر سکتی ہے۔ میری درخواست ہوگی وزیر صاحب سے کہ اگر آپ مناسب سمجھیں اور یہ چونکہ بڑا Sensitive مسئلہ ہے، کل سینٹ کا کوئی قانون ہوگا، اس میں کوئی دوسری صوبائی اسمبلی امنڈمنٹ لائے گی کیونکہ کافی ڈیپارٹمنٹس Devolve ہو چکے ہیں 18th amendment کے تحت، تو پھر ہر ڈیپارٹمنٹ فیڈرل لاء میں امنڈمنٹ لائے گا یا فیڈرل لاء کو Repeal کرے گا یا اس کے پورشن کو Repeal کرے گا تو اس سے بہت زبردست کنفیوزن پیدا ہو جائے گا اور ہم پھر Trespass کریں گے، دوسرے انسٹی ٹیوشنز کی پاورز میں، جو دوسرا ادارہ ہے نیشنل اسمبلی، اس کے اختیارات میں ہم مداخلت کریں گے، تو میری درخواست ہوگی اگر وزیر صاحب مناسب سمجھتے ہیں تو اس کو یا کمیٹی کے حوالے کر دیں یا اس پر بات کرلیں تاکہ اس مسئلے کا حل نکال سکیں کہ واقعی صحیح طریقہ کیا ہے جی؟ 18th amendment کے بعد انہوں نے پہلا Step لیا ہے کہ یہ سلیبس اور Curriculum جو صوبے کا حق ہے، اس کیلئے وہ قانون سازی کر رہے ہیں اور میرے خیال میں سب ڈیپارٹمنٹس سے وہ بازی لے گئے ہیں لیکن اگر اس کو صحیح طریقے سے کیا جائے تو کل کوئی اور پرابلم پیدا نہ ہو۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، مفتی کفایت اللہ صاحب۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> میں عبدالاکبر خان کا ریکارڈ درست کرانے کیلئے بات کرنا چاہتا ہوں۔ یہ Repeal، یہ جو انہوں نے سات صفحات لگائے ہیں، انہوں نے ایک نئی قانون سازی کی ہے کہ اس سے صرف رہنمائی لی

ہے؟ اس ایکٹ کو وہ یہاں نافذ کرنا چاہتے ہیں صوبے میں، یہ متضاد نہیں ہے، غلطی یہ ہو گئی ہے کہ Repeal میں انہوں نے اس ایکٹ کو لکھنا تھا غلطی سے اس ایکٹ کو لکھا گیا وہ تو Repeal نہیں ہوتا ہم تو اس کو Repeal کرتے ہیں۔ اگر اس Repeal کو ٹھیک کر دیا جائے تو پھر کوئی تضاد نہیں ہے اور یہ آج بھی اس پر بات ہو سکتی ہیں اور یہ وہ بات نہیں جو کنفیوژن پھیلتی ہے عبدالاکبر خان کی بات سے۔

__جناب عبدالاکبر خان:__ سر، یہ ایک لفظ کے بدلنے سے-----

__مفتی کفایت اللہ:__ نہیں، نہ نہ، میں بات کر رہا ہوں، نہ جی یہ کیوں جلدی کر رہے ہیں عبدالاکبر خان؟ سپیکر صاحب، سپیکر صاحب-----

__جناب سپیکر:__ جی، ایڈووکیٹ جنرل صاحب بیٹھے ہیں، ان کی رائے لیتے ہیں۔

__مفتی کفایت اللہ:__ نہ میں ایک بات کرتا ہوں جی-----

__جناب سپیکر:__ بس ہو گئی نا۔

__مفتی کفایت اللہ:__ جب عبدالاکبر خان بات کرتے ہیں، ہم کتنے صبر سے سنتے ہیں جی، بڑی اچھی بات ہے ہم اس کو استاد سمجھتے ہیں، اس سے رہنمائی لیتے ہیں۔ یہاں Repeal ہونا تھا اس ایکٹ کو جو آج پاس ہو رہا ہے، جس میں ہماری امنڈمنٹس ہیں، اس کو Repeal کرنا تھا، اب غلطی سے اگر اس ایکٹ کا نام 1976 لے لیا گیا تو اس کو بنیاد بنا کر انہوں نے اعتراض کیا، میرے خیال میں ایسا نہ کیا جائے، اس کے الفاظ درست کئے جائیں تاکہ یہ Repeal ہو جائے۔

__جناب سپیکر:__ جی اسرار اللہ خان۔

__جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:__ سر میری گزارش یہ ہے کہ مفتی صاحب بھی غالباً اس کو صحیح Follow نہیں کر سکے۔ سر لیجسلیشن جو ہے، یہ اس کی ایک Sacrosanct حیثیت ہوتی ہے۔ اس میں یہ کہنا کہ غلطی ہو گئی ہے، یہ بہت بڑی قباحت ہوتی ہے، تو جو انہوں نے کہا ہے، انہوں نے ٹھیک کہا ہے کہ آپ Repeal نہیں کر سکتے، اس کو فریش نام دے سکتے ہیں، اس کیلئے یہ کلاز 8 جو ہے، اس کو آپ نے Delete کرنا ہو گا، ٹھیک ہے جی، تو چونکہ کلاز 8 پہ ابھی امنڈمنٹس ہیں نہیں تو اس وجہ سے یہ Possible نہیں ہو گا، اسی وجہ سے اگر یہ کمیٹی میں چلا جائے، میں تو یہ Propose کرتا ہوں لا ریفارمز کو جس کو آپ چیئر کرتے ہیں اور وہاں پہ اس کا نئے سرے سے جائزہ لے کے، کیونکہ سر پھر یہ فریش لیجسلیشن ہو گی، Repeal تو اس وقت ہوتا ہے کہ Already ایک لاء Exist کرے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔
جناب سپیکر: جی ثاقب اللہ خان۔
جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب! دیکښے یو خو پکار دا دہ جی چہ کلہ هغہ 18th amendment راغلو نو هغہ لاء خو ختمہ شوہ، اوس پکار دہ چہ مونږ Adopt کړو نوے لاء کښے نو دا اوس کہ مونږ ټائم پرے ضائع کوؤ سر او زمونږه مخکښے هم ډیر Precedents د دے اسمبلی دا سے دی چہ تاسو Verbal amendments اجازتونہ ورکړی دی چہ دا Verbal amendment اوکړی نو دے سرہ بہ مسئلہ حل شی جی، دے نہ خو بلہ ښہ خبرہ نشتہ جی۔
جناب سپیکر: جی آنریبل عبدالاکبر خان صاحب۔
جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب، ہاں اگر واقعی آپ مناسب سمجھتے ہیں، منسٹر صاحب تو پھر کلاز 8 کی Repeal، اس کو Delete کرنے کی کوئی امنڈمنٹ ہمیں دے دیں کہ کلاز 8 کو Amend / delete کیا جائے۔
قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): جناب سپیکر صاحب، آپ۔۔۔۔
جناب سپیکر: جی قاضی اسد صاحب، کچھ کہنا چاہ رہے ہیں؟
وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ عبدالاکبر خان جس طرح Suggest کر رہے ہیں کہ اس کو کمیٹی کو، تو آپ کو پتہ ہے سر کہ 30 جون 2011 تک ہم نے اس کو بالکل Implement کرنا ہے، 18th amendment کو اپنی Sprit میں اور صوبوں نے اپنے اختیارات کو لے لینا ہے۔ اب ایک چیز 18th amendment میں بنائی گئی، پھر اس کو کانسٹی ٹیوشن میں آپ نے جمع کیا، اس کا حصہ بن گیا، اب صوبے اپنی قانون سازی کریں گے یا پھر اس کو دوبارہ کمیٹیز کو بھیجیں گے اور پتہ کریں گے کہ ہم اس کو چیک کریں گے کہ جی یہ کر سکتے ہیں یا نہیں کر سکتے؟ یہ تو میرے خیال میں Time waste کرنے والی بات ہوگی۔
جناب سپیکر: لږ او لیکلہ۔ دا جی عبدالاکبر خان۔ ہاں۔ عبدالاکبر خان کا مائیک آن کریں۔ کیا کہہ رہے ہیں؟
جناب عبدالاکبر خان: سر، میں نے کبھی یہ نہیں کہا، بلکہ میں نے انکی تعریف کی کہ وہ بازی لے گئے۔ مطلب ہے، ساری منسٹریز سے کہ وہ ایک اچھا بل یہاں پر اسمبلی میں لائے، میں جی اس پر بات نہیں کرتا اس

کے Merit اور Demeirt پر، میں تو کہتا ہوں ٹھیک ہے آپ نے قانون سازی کرنی ہے لیکن اپنی قانون سازی کرو، اب دوسروں کی قانون سازی میں مداخلت مت کرو، اپنی قانون سازی کرو۔

جناب سپیکر: اس میں Repeal نہ کریں۔ایڈوکیٹ جنرل صاحب، پلیز۔بس اس پہ بہت ہو چکا ہے جی، ایڈوکیٹ جنرل صاحب رائے دے دیں۔آپ بہت کہہ چکے ہیں نا، بس یہ کافی ہے نا۔ جی، ایڈوکیٹ جنرل صاحب۔

جناب اسداللہ خان چمکنی (ایڈوکیٹ جنرل): د 18th amendment نه پس لیجسلیشن چه کوم دے صوبو ته راغلو نو دوئ باقاعده Competent دی او په هغے باندے لیجسلیشن کولے شی۔

جناب سپیکر: کولے شی خو Repeal کولے شی که فریش لیجسلیشن به کوؤ ؟

جناب ایڈوکیٹ جنرل: فریش او د Repeal سره زمونږ څه کار نشته، خپل لیجسلیشن دوئ په هغے باندے کولے شی جی۔

جناب سپیکر: جی خوشدل خان صاحب! څه رائے تاسو ورکړئ جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): د دے Simple او آسانه طریقه دا ده چه مونږ په لیجسلیشن کښے Independent یو، اوس دیکښے چه داکوم Repeal ټکے دے، دا د Delete شی، بس Automatically دیکښے امنډمنټ چه دے نو دا به Delete شی، ختم به شی بس دغه۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، مجھے امنڈمنٹ کی اجازت دی جائے کہ Clause 8 of the Bill may be deleted۔

جناب سپیکر: عبدالاکبرخان! ته چه کومه خبره کوے نودا امنډمنټ راوړه کنه، راکړه، امنډمنټ راکړه۔

Mr. Abdul Akbar Khan: Sir, I am going to give you amendment.

جناب سپیکر: راکړئ چه هر یو څیز وی چه لږ په بنه Base باندے او بنه Strong، دا ما اناؤنس کړے وو، په دے کلاز کښے به امنډمنټ راشی کنه نو نور خو به مونږ دا پروسیډنگز چالو ساتو کنه۔ دا Adoption خو اوشو کنه، Consideration Stage ته راغلو جی۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا نصابی کتب کی نگرانی اور معیاری تعلیم کی پرورش مجریہ 2011 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: 'Consideration Stage': amendments in Clause 2 of the Bill: Mr. Saqibullah Khan Chamkani and Mr. Israrullah Khan Gandapur, to please move their amendments in para (d) of Clause 2 of the Bill, one by one. Saqibullah Khan, first.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Janab Speaker Sahib, I wish to move that in clause 2, para (d) after the words 'means' the word 'a' may be substituted by the words 'an intermediate'.

جناب سپیکر صاحب، دے بل کښے دا د ایجوکیشن ډیپارټمنټ چه کوم Jurisdiction دے جی، دا د هائر سیکنډری سکول پورے دے، د هغے نه بره نه دے جی، کالج کښے ډگری کالج هم راځی او بره هم راځی نو ځکه دا کنفیوژن اخوا کولو د پاره زما چه نور هم څومره امنډمنټس دی، هغه هم په دے لائن کښے دی او د لته مونږه انټرمیډیټ چه دے------

جناب سپیکر: نه دا انټر میډیټ، کالجز ایجوکیشن کښے نه راځی؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: نه سر، د ولسمه پورے جی-----

جناب سپیکر: هغه ایلیمنټری اینډ سیکنډری سره راځی؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: هغه سیکنډری د غه سره راځی سر۔

جناب سپیکر: دا ډگری کالجز۔ جی اسرار الله خان ګنډاپور صاحب، پلیز۔

Mr. Israrullah Khan Gandapur: Thank you, Sir. Sir, I wish to move that in Clause 2, para (d) may be substituted by the following, namely: "'Institution' means school, college or university and includes such other educational establishment as Government may, by notification in the official Gazette, specify for the purpose of this clause; and"

سر، Basically میں نے وہی دوبارہ Propose کیا ہے لیکن اس میں میں نے------

جناب سپیکر: یار گنڈاپور صاحب، آپ تو یونیورسٹی بھی اس میں لے آئے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جی سر۔ سر، اسی وجہ سے-----

جناب سپیکر: ہاں۔

جناب اسرار خان گنڈاپور: جی سر، میں سر اس وجہ سے کہتا ہوں کہ جو Proposed انکی لیجسلیشن ہے، انہوں نے اس میں سکول ڈالا ہے اور کالج ڈالا ہے، اگر وہ کالج ڈالتے ہیں It means کہ یہ ہائر ایجوکیشن۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: وقار خان! پلیز لیجسلیشن ہو رہی ہے، ایوب خان آپ کو ویسے بھی Laptop دے دیگا، آپ اٹھیں اور اپنی سیٹ پہ جائیں، ڈسٹرب نہ کریں لاء منسٹر صاحب کو۔
جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جی سر۔
جناب سپیکر: ایجوکیشن منسٹر صاحب کو ڈسٹرب نہ کریں جی۔
جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میری گزارش اس میں یہ ہے کہ جو انہوں نے Propose کیا ہے، انہوں نے سکول اور کالج ڈالا ہے، میں نے یونیورسٹی ڈال کے، اس کو Rephrase کیا ہے، باقی وہی کے وہی رکھا ہے اور اگر اسمیں گورنمنٹ کی یہ Contention ہو کہ وہ ہائر سائڈ ہے، اس پہ ہم نہیں کر سکتے تو سر پھر کالج کیسے ہے؟ کیونکہ جب کالج آگیا It means کہ یہ Overlapping ہے۔
جناب سپیکر: ہائر سائڈ پر بھی چلے گئے؟
جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: ہائر سائڈ پر چلے گئے۔
جناب سپیکر: جی قاضی صاحب، Explain کریں کیا ہے؟
جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب! ایجوکیشن کمیشن دو ہیں لیکن ایجوکیشن تو ایک ہے تو سارا Intimate ہو گیا تو ٹھیک نہیں رہے گا، آپ سلیبس ساری ایجوکیشن کیلئے نہیں بنائیں گے، یہ تو صرف سیکنڈری کیلئے بنائیں گے، کالج کیلئے آپ سلیبس نہیں بنائیں گے۔
قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): سر، جو یونیورسٹیز کی لیجسلیشن ہے، وہ انکا جو سلیبس ہے، انکی اپنی ایک کونسل ہوتی ہے اکیڈمک کونسل، اسکے ذریعے بنتا ہے۔ سر، (d) میں جو کالجز ہیں سر، کالجز کے دو حصے ہیں، ایک انکا بورڈ کے ساتھ Affiliated ہے، دوسرا حصہ انکا یونیورسٹی کے ساتھ Affiliated ہے، یہاں پر سر، (d) میں جب کلیئر کر دیا کہ کوئی بھی دوسرا ایسا انسٹی ٹیوشن جس کو گورنمنٹ کو ریفر کرنا ہے، میں پھر پڑھ دیتا ہوں اور یجنل کلاز سر، "'Institution' means a college or school and includes such other educational establishment as Government may, by notification in the official Gazette," تو وہ بات Already اس میں ہے سر۔

جناب سپیکر: نہیں، تو یہ جو ثاقب اللہ خان کی پھر امنڈمنٹ ہے تو پھر اس طرف سیدھا جاتی ہے۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں تو اسرار خان والے کے حوالے سے بات کررہا ہوں، وہ تو اسمیں کہہ رہے ہیں کہ 'means'۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: انٹر میڈیٹ، وہ انٹر میڈیٹ کی طرف آرہے ہیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: تو سر، اس پر تو کوئی اعتراض ہمیں نہیں ہے، صرف یہ جو یونیورسٹیز کے نام ڈالنا چاہتے ہیں، اسکے حوالے سے سر۔

جناب سپیکر: نہیں وہ تو، جی ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب خان اللہ چمکنی: جی سر۔ زما Contention هایئر ایجوکیشن منسټر صاحب کلیئر کړو چه د هغوی خپل کونسل وی او دا بل خالی د سیکنډری ایجوکیشن په ځائے د انټرمیډیټ، زما ریکویسټ دا دے چه دا اوشی نو Clarify به شی جی۔

جناب سپیکر: دا منسټر صاحب چه وارو کنه۔ آنریبل منسټر صاحب، سردار بابک صاحب۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): شکریه سپیکر صاحب۔ څنګه چه سپیکر صاحب، قاضی صاحب خبره اوکړه، ثاقب خان خو چه کوم امنډمنټ کړے دے، مونږ هغے سره اتفاق کوؤ، د هغے وجه دا ده چه زمونږه ایلیمنټری اینډ سیکنډری ایجوکیشن چه کوم دے، هغه انټرمیډیټ پورے دے۔ د کومے پورے چه د یونیورسټی خبره ده، د هغے خو ځان له خپل طریقه کار دے څنګه چه قاضی صاحب اووئیل۔ د ثاقب خان دے ترمیم سره، امنډمنټ سره مونږ اتفاق کوؤ او د اسرار خان دا Viable او Justifiable نه دے نو لهذا مونږ هغے سره اتفاق نه کوؤ۔

جناب سپیکر: د اسرار الله خان ګنډاپور صاحب۔۔۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جی سر۔

جناب سپیکر: هغے سره اتفاق نه کوئ؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میری یہ گزارش ہے کہ آیا انکے پاس انٹر میڈیٹ کالجز ہیں صحیح، کیونکہ جو Demand for Grant آتا ہے، مجھے ایک بھی ایسا کالج نہیں معلوم جو کہ انٹر میڈیٹ ہو،

جتنے بھی آپ کے کالجز ہیں، وہ سارے ڈگری ہو چکے ہیں تو پھر اگر انٹر میڈیٹ آپ کا Exist نہیں کرتا۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، انٹر میڈیٹ کلاسز کیلئے یہ ہو رہا ہے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: نہیں سر کلاسز کیلئے تو آپ نہیں کرتے نا، آپ تو کالج سائڈ پہ جارہے ہیں، کلاسز کیلئے تو آپکا انٹر میڈیٹ کالج ہے ہی نہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان! کیا کلاسز۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: میں پہلے تو جی اسرار خان کی اس امنڈمنٹ کے ساتھ متفق ہوں، منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ یونیورسٹیز کی ایک اکیڈمک کونسل ہوتی ہے لیکن اگر آپ سلیبس بناتے ہیں تو کیا ہم یونیورسٹی کو سلیبس نہیں دیں گے، یونیورسٹی اپنی مرضی پہ، ہر ایک یونیورسٹی اپنی مرضی کا سلیبس بناتی جائیگی؟ اسکا ایک۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، اسکا 'ٹاپک' تو ابھی نہیں ہے نا، ابھی تو سکولز ہیں، سیکنڈری سکولز کا اور انکا۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، وہ امنڈمنٹ لاچکے ہیں نا، میں اسکی امنڈمنٹ کی بات کر رہا ہوں کہ جناب سپیکر، سلیبس تو گورنمنٹ نے، مطلب ہے کہ اس اتھارٹی نے سب انسٹی ٹیوشنز کو دینا ہے، کرنا ہے نا، اس طرح تو نہیں کہ ایک یونیورسٹی اپنا ایک سلیبس بنائے گی، دوسری یونیورسٹی اپنا دوسرا سلیبس بنائے گی، بے شک انکی اکیڈمک کونسل ہے لیکن ہر ایک یونیورسٹی کی اپنی اپنی کونسل ہے لیکن سلیبس تو ایک ہوگا نا۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں وہ سبجیکٹ آنے پر پھر اس پر ڈیٹیل سے بحث ہوگی، ابھی اس کی طرف آتے ہیں۔ The motion before the House is that the amendments moved by the honourable Members may be adopted, one by one? اول میں ثاقب اللہ خان کا لیتا ہوں۔ Those who are in favour of the amendment, moved by Mr. Saqibullah Khan Chamkani, honourable Member, may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the amendment moved by Mr. Saquibullah Khan Chamkani is adopted and stands part of the Bill. Now those who are in favour of the amendment, moved by Israrullah Khan Gandapur, may say 'Yes'.

Voices: Yes.

جناب سپیکر: او دا بل پاتے شو، اس پہ Yes میں جواب نہیں آیا۔

آواز: آیا ہے۔

جناب سپیکر: تو کتنے آئے ہیں، ایک Yes آیا؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ایک میں اور دوسرا اسرار اللہ خان۔

جناب سپیکر: چلیں دو ہو گئے تو ہاؤس کو دیکھو۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: Now those who are against it، دیکھیں اب میں ذرا، لیجسلیشن ہے بہت ٹائم لے رہا ہے، Cut short کر رہا ہوں تاکہ وہ تو پہلے ڈیبیٹ میں کلیئر ہو چکا کہ گورنمنٹ سپورٹ نہیں کر رہی انکی امنڈمنٹ کو (مداخلت) ابھی ہاؤس سے میں پوچھتا ہوں کہ کون 'Noes' میں جاتے ہیں؟ اب میں Repeat کرتا ہوں، Repeat کرتا ہوں۔

Those who are in favour of the amendment, moved by Israrullah Khan Gandapur, may say 'Yes'.

Voices: Yes.

Mr. Speaker: Those who are against it may 'No'.

Voices: No.

(Interruption)

Mr. Speaker: Those who are in favour of it may stand up before their seats; countdown, please.

(Counting was carried)

Mr. Speaker: Five; now those who are against it may stand up before their seats; countdown, please.

(Counting was carried)

(The motion was defeated)

Mr.Speaker: The 'Noes' have it; the amendment is dropped. Since no amendment has been moved by any honourable Member in paras (a), (b), (c) and (e) of Clause 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that paras (a), (b), (c) and (e) may stand parts of the Bill? Those who are in favor of it may say 'Yes'.

کیا آپ اسکو Accept نہیں کر رہے ہیں، آپ خود بھی خاموش ہیں؟

Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it; paras (a), (b), (c) and (e) stand parts of the Bill. Amendment in Clause 3 of the Bill: First amendment: Mr. Israrullah Khan Gandapur, to please move his amendment in sub clause (1) of Clause 3 of the Bill.

Mr. Israrullah Khan Gandapur: Thank you, Sir. Sir, I wish to move that in Clause 3, sub clause (1) may be substituted by the following, namely: “Government may, by notification in the official Gazette, appoint Competent Authority for carrying out the purpose of this Act.”

سر، میری اپنی جو گزارش ہے، ابھی کر لوں یا بعد میں جب ساری امنڈ منٹس موؤ ہو جائیں کیونکہ ۔۔۔۔

جناب سپیکر: یعنی اب آپ اپنی اس پر بولتے ہیں؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جی سر۔ میری اس میں گزارش یہ ہے آنریبل منسٹر صاحب سے کہ انہوں نے جگہ جگہ اس پہ لکھا ہے Competent Authorities تو Competent Authority سر ہمیشہ ایک ہی ہوتی ہے تو یہ جب Authorities ہونگی، اس میں ہمیں یہ پتہ نہیں چلے گا کہ یہ کون لوگ ہیں جو کہ وقتاً فوقتاً اداروں کو نوٹس جاری کرتے ہیں؟

جناب سپیکر: آپ Competent Authority چاہتے ہیں؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: صرف ایک، جی سر۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر صاحب۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، مونږ چه د اتهارټیز خبره کوؤ نو دا مونږ په دے غرض باندے، په دے نیت باندے چه په راروان وخت کښے شاید چه دا سپیشل ایجوکیشن دے یا ټیکنیکل ایجوکیشن دے، دا کیدے شی چه زمونږ په دے ډیپارټمنټ کښے Merge شی په راروان وخت کښے، نو مونږ وایو په ځائے د دے چه د هغے د پاره بیا بیا لیجسلیشن کیږی دا مونږ په دے غرض باندے کړے دے او زما یقین دا دے چه دے سره دومره څه خاص اثر نه پریوځی، لکه اوس هم که تاسو اوګورئ چه د Competent Authorities یا چه کوم اتهارټیز جوړ دی، د هغے د پاره دا څه دومره خاص دغه نه ده، په دے وجه باندے مونږ د دے ترمیم چه دے، دا کوم امنډمنټ چه دے، د هغے حمایت نه کوؤ او زما یقین دا دے چه دا څه داسے

Complication هم نه پیدا کوی او نه په دیکښے داسے څه دغه راځی، بهرحال اسرار خان د پخپله په دے باندے غوراو کړی۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میری گزارش یہ ہے آنریبل منسٹر صاحب سے، یہ تو سر بات ہے نا، مطلب ہے ٹیکنیکل ایجوکیشن کا علیحدہ ایک منسٹر ہے، وہ کہتے ہیں کل میرے ساتھ Merge ہو جائے گا، پھر ہائر ایجوکیشن کا منسٹر بھی Merge ہو جائے گا تو سر، یہ تو پھر اللہ انکو چیف منسٹر بنائے کہ سارے اختیارات انکے پاس ہوں، مطلب ہے اس امید پر لیجسلیشن کرنا کہ یہ سارے آئیں گے، یہ کہ اس کیلئے پھر امنڈمنٹ نہ آئے، تو جب اتنے ڈیپارٹمنٹس ضم ہونگے، اس کیلئے امنڈمنٹ بھی آسکتی ہے، تو Competent Authority جہاں بھی ہوتی ہے، ایک ہی ہوتی ہے، یہ کہنا کہ مختلف ہونگی، میں تو اس پہ نہیں سمجھتا۔

جناب سپیکر: جی ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سپیکر صاحب، عرض دا دے جی چه که فرض کړه دا Merge هم شی، هم به د هغے د ټولو Competent Authority یوه وی بیا به Merge شی، یو اتھارٹی لاندے به راځی جی۔ یو منسټر به ئے وی، یو دغه به وی نو زما ریکویسټ دا دے چه دوئ د Reconsider کړی جی دا Competent Authority او که بیا نه کیږی، هغه وخت سره یو امنډمنټ به راوړو، وړوکے امنډمنټ د راولی سر۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ده کنه۔ خوشدل خان صاحب، خوشدل خان صاحب، اتھارٹی یو پکار ده؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): پرنسپل آف لاء هم دا ده چه همیشه هر یو ډیپارټمنټ کښے هم یو اتھارټی وی، خواه که د هغے لاندے سب آفسز زیات وی یا ډیپارټمنټ زیات وی خو اتھارټی همیشه یو ته مخاطب کیږی نو دے وجے نه ځنګه چه ثاقب الله خان اووئیل مونږ ریکویسټ کوؤ چه Reconsider د کړی او There will be one authority only۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر صاحب، آپ۔۔۔۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، دا مونږ په دے نیت باندے نه دے کړے، بهرحال چه دا ټول ملگری په دے باره کښے خبره کوی، زمونږ Competent Authority یا د Authorities نه هرگز دا مطلب نه دے چه خا مخا د منسټر Competent Authority وی د چیف منسټر د Competent Authority وی، گنی تاسو اوگورئ چه د کنکرنټ لسټ د خاتمے نه پس بیا د اتهارهویں ترمیم د راتگ نه پس Curriculum چه کوم دے، دا ډیر لوئے سبجیکټ دے او دا فیډرل سبجیکټ وو، دا فیډرل اختیار وو، دا اوس زمونږ صوبے ته راغلے دے۔ بهر حال مونږ د دے نه داسے څه خبره نه جوړوؤ او نه زما یقین دا دے چه دا د ومره څه Complications به پیدا کوی، بهر حال چه دوئ پرے ټول متفق دی، د هغے د پاره یو اتهارټی چه کوم ده، پکار ده۔

جناب سپیکر: تاسو ئے سپورټ کوئ۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: بالکل جی۔

Mr. Speaker: Thank you. The motion before the House is that the amendment, moved the by honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the amendment is adopted and stands part of the Bill. Now Miss Shazia Tehmas, to please move her amendment in sub-clause (2) of Clause 3 of the Bill. Shazia Tehmas. Ji Bibi, Shazia Tehmas Bibi.

Ms. Shazia Tehmas Khan:Thank you very much, Sir. It`s not Miss Shazia Tehmas, It`s Ms. Shazia Tehmas Khan now. Thank you very much.

جناب سپیکر: شکر ہے، شکر ہے کہ مسز شازیہ طہماس ہو گئیں۔ (قہقہے) جی، بی بی۔

Ms. Shazia Tehmas Khan: Sir, I wish to move that in Clause 3, in sub (2) the words "for carrying out the purposes of this Act" may be deleted.

جناب سپیکر: یہ Words آپ کو فالتو نظر آ رہے ہیں نا؟

محترمہ شازیہ طہماس خان: فالتو نہیں سر، یہ Repeated نظر آ رہے ہیں۔اس سے پہلے جو ایک کلاز ہے، اس میں Already یہ Phrase استعمال ہو چکی ہے، وہ Generally جتنی بھی سب کلاز ز ہیں، ان کیلئے ہے تو لہذا چونکہ Bills میں، قانون سازی میں Repetitions of phrases یا Words نہیں ہوا کرتی، میری گزارش یہ ہے کہ اس کو Delete کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: شکریہ سپیکر صاحب۔ بالکل جی، دا مسز شازیہ طہماس صاحبه صحیح وائی، دا Repetition شوے دے، مونږ د دے سره اتفاق کوؤ۔

Mr. Speaker: Thank you. The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it; the amendment is adopted and stands part of the Bill. Mufti Kifayatullah Sahib, to please move his amendment after para (e) in sub clause (2) of Clause 3 of the Bill.

Mufti Kifayatullah: Thank you, Mr. Speaker. I beg to move that in Clause 3, in sub-clause (2), after para (c) the following new paras (d) and (e) may be added, namely:

“(d) direct any person or agency in writing to develop curriculum for various classes in such a manner that can help the students to compete the modern world, curriculum should be such, which fulfill all the requirements of the time.

(e) direct any person or agency in writing to make effort for the establishment of a comprehensive educational system”.

جناب سپیکر، ہمارا تعلیمی نصاب کا مسئلہ ہے اور یہ بہت نازک موقع ہے، اس وقت بہت زیادہ حساسیت اور سنجیدگی کا مظاہرہ ہونا چاہیئے۔آج آپ دیکھیں ہمارا جو تعلیمی نصاب ہے، وہ چار حصوں میں تقسیم ہے۔ایک کو ہم دینی تعلیم کہتے ہیں، ایک کو ہم دنیاوی تعلیم کہتے ہیں، ایک کو ٹاٹ اور اردو میڈیم والی تعلیم کہتے ہیں، ایک وہ جو غریب لوگ ہوتے ہیں، ایک وہ لوگ جو بہت امیر ہوتے ہیں، ہر ملک کے اندر یہ

ہوتا ہے کہ وہ ایک جگہ تک تمام تعلیم کو مشترک لے جاتے ہیں تو آگے سپیشلائزیشن شروع ہو جاتی ہے تو وہاں سے پھر الگ الگ ہو جاتی ہے۔ ہماری تعلیم اب Comprehensiveاور جامع نہیں ہے تو معاشرے میں مختلف سوچ پیدا ہو جاتی ہیں، ایک آدمی کے نزدیک ایک سوچ بالکل ٹھیک ہوتی ہے اور دوسرا آدمی اس کو انتہاپسندی کہتا ہے اور ایک اور سوچ پیدا ہوتی ہے، میں اس موقع پر وزیر موصوف سے درخواست کرونگا کہ جب اٹھارہویں آئینی ترمیم کی وجہ سے یہ ہمیں موقع مل گیا ہے اور ہم ایک سنجیدہ قدم اٹھارہے ہیں، اپنی قوم کو نصاب تعلیم دے رہے ہیں تو اس میں ایک جامع نظام تعلیم تشکیل دیا جائے اور جامع نظام تعلیم کی تشکیل کیلئے یہ میرے ساتھ پیرامانیں گے، تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ آٹھویں تک، نویں تک، دسویں تک تمام بچے ایک ہی تعلیم پڑھیں، اس کے بعد جب انٹر میڈیٹ آئے گا، انجینئرنگ آئے گی، میڈیکل آئے گا تو اس کی شاخیں الگ الگ ہو جائیں گی تو یہ جو ہماری مختلف الخیال نوجوان نسل پیدا ہوتی ہے، کم از کم اس کا بھی ازالہ ہو جائیگا اور ہم ایک اچھاMessageدے دینگے اپنی قوم کو، تو میری گزارش ہے کہ اس سے اتفاق کر لیا جائے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی آنریبل منسٹر صاحب۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> جناب سپیکر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی ثاقب اللہ خان۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> زما خپل ریکویسټ به هم دا وی چه دا نمبر (d)چه دے ، دا کوم کلاز دے ، دا خو ډیره ښه خبره ده، مفتی کفایت صاحب چه کومه خبره کړے ده، د (e)باره کښے به زه دا ریکویسټ کومه جی چه که With amendmentدا اوشی جی چه دا (e) کښے مخکښے هم د دے یو Curriculum establish کیږی لګیا دے ، د هغے یو بورډ دے ،ډائریکټوریټ لاندے دا کار کیږی نو دا به هم یو Repetition وی نو زما خیال دے چه دا (d)خا مخا Considerشی، دا یو ښه خبره ده، Positiveخبره ده، ډائریکشن به ملاؤ شی، Textbook Curriculum Act لاندے به ډائریکشن ملاؤ شی۔ دا هم منسټر صاحب ته یو ریکویسټ دے چه دا Considerکړی۔

<u>جناب سپیکر:</u> تاسو (d)سپورټ کوئ او (e)؟ (e)میں کیا خامی کچھ ایسی ہے؟ جی آنریبل منسٹر ایجوکیشن، پلیز۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: شکریه سپیکر صاحب۔ مفتی صاحب چه د (e) او (d) کلاز خبره کړے ده جی، دا خو زمونږ د نیشنل ایجوکیشن پالیسی چه کومه ده، 2009 په هغے کښے خو دا دواړه شامل دی، بیا زه په دے خبره نه پوهیږمه چه مفتی صاحب په دیکښے بیا دغه کوی، بهرحال که مفتی صاحب بیا نور هم د دے وضاحت اوکړی چه دا خو Already شامل دی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: پالیسئ کښے هم شامل دی او په دغه کښے هم شامل دی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، زما دغه دا دے، ریکویسټ دا دے-----

جناب سپیکر: جی ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، هغه پالیسی ده، پالیسی به Change کیږی هم، دا ایکټ دے جی، لاء ده، ایکټ دےاو یو ایکټ کښے د Text Curriculum ډائریکشن دے چه دا مونږ څومره Changes ورکښے کول غواړو، د هغے مقصد څه دے؟ نو که هغے کښے پالیسی که فرض کړه د ایکټ پارټ کیږی نو لږ زیات Emphasis په هغه خبره به راشی جی۔ زما-----

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب، دا عبد الاکبر خان تاسو او اسرار خان تاسو پرے بالکل خبره نه کوئ، په دے څیز باندے۔

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب، میں-----

جناب سپیکر: قاضی اسد صاحب، آپ بھی ایجوکیشن کا حصہ ہیں، بی بی! آپ تھوڑا ان کو چھوڑ دیں تا کہ یہ اپنا سبجیکٹ پڑھیں جی۔

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب! میں حکومت کو ایک تاریخی اقدام کی طرف متوجہ کرتا ہوں، یہ وہ Routine کی بات نہیں ہے، میں تو ایک قوم پیدا کرنا چاہتا ہوں معاشرے سے، ایک سوچ کے لوگ پیدا کرنا چاہتا ہوں، وہ سوچ ہوگی تعلیمی نصاب میں جب ہم اس وقت تعلیمی نصاب بنادیں اور اچھا Message دے دیں، جامع نظام تعلیم بنادیں اور تمام چیزیں اس کے اندر موجود ہوں، اس کی تفصیلات تو طے کی

جا سکتی ہیں بلکہ اس کو اسی لئے خدا کیلئے Ignore نہ کیا جائے کہ ایک اپوزیشن کے آدمی نے ایسا کہہ دیا اور حکومت انا کا مسئلہ نہ بنائے۔ یہ بھی گزارش ہے۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، وہ Fully Cooperate کر رہے ہیں، یہ ایسی بات مفتی صاحب، نہیں ہے۔

مفتی کفایت اللہ: جی میں نے اس پر بہت محنت کی ہے، دیکھیں جی، آپ اس کے ایک لفظ کو
"direct any person or agency in writing to make effort for the establishment of a comprehensive educational system".
جب میں ایک جامع نظام تعلیم کی بات کرتا ہوں، اس پر تو کسی کو اعتراض نہیں ہونا چاہیئے۔ ایک روڈ ایک جگہ تک جاتی ہے، پھر وہ روڈ مڑتی ہے، جہاں تک جاتی ہے میں کہتا ہوں کہ یہاں تک تمام لوگوں کو، تمام بچوں کو ایک تعلیم پڑھنی چاہیئے۔

جناب سپیکر: کہ اکٹھا جائیں۔

مفتی کفایت اللہ: اس کے آگے ہوتا کیا ہے جی؟ ایک کو اردو میڈیم میں داخل کر دیا جاتا ہے، ایک بچے کو انگلش میڈیم میں، پھر مقابلے کے امتحان میں دونوں کو ساتھ بٹھا دیا جاتا ہے اور ان کے سامنے انگلش کے پیپرز رکھے جاتے ہیں تو اردو والا بچہ تو رہ جاتا ہے ناجی، یہ ہمارے نظام تعلیم کی کمزوریاں اور بدبختیاں ہیں۔ مدرسے سے میرا تعلق ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ مدارس کے اندر صرف دینی علوم پڑھائے جاتے ہیں، وہاں دنیاوی علوم کو Touch نہیں کیا جاتا اور سکول کے اندر اس کی کمی ہوتی ہے۔ میں مدرسے کیلئے بھی Suggest کرتا ہوں کہ وہاں بھی ایک ہی نظام تعلیم ہو، پورے صوبے کے اندر ایک نظام تعلیم ہو اور ایک جامع نظام تعلیم قوم کیلئے ایک بہت بڑا مژدہ اور خوشخبری ہو گی۔

جناب سپیکر: Schooling System اب مدرسے میں بھی چاہتے ہیں؟

مفتی کفایت اللہ: نہیں جی، میں سکول کو، تمام چیزوں کو ایک جامع نظام تعلیم کے اندر لانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: کاش آپ Last حکومت میں ہوتے تو کچھ نہ کچھ کر دیتے۔ (قہقہہ) یہ آپ کا پورا اختیار تھا۔

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب! دا بابک صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: لیکن آپ جیسے آدمی اس میں تھے نہیں۔

مفتی کفایت اللہ: زه يو شعر وايمه جی۔

جناب سپیکر: جی۔

مفتی کفایت اللہ: دو منفیوں سے ملکر بنتا ہے ایک مثبت تم بھی خدا کے واسطے کہہ دو نہیں نہیں

(قہقہے)

جناب سپیکر: جی سردار بابک صاحب! اس پہ ابھی کیا رائے بنتی ہے؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: شکریه سپیکر صاحب۔ ما هم د مفتی صاحب د خلے نه دا اوریدل غوښتل چه Modern world او د نوے وخت سره او د نوے تقاضو سره مطابق، نو ما وئیل چه دا مفتی صاحب به لږ تنگ کړو خو چه دے په خبره باندے ډیر زور ورکوی نو بیا به ئے ورسره اومنو۔ (تالیاں) دا (d) چه کوم آئتم دے، دا حقیقت دے چه دا ډیر ښه دغه دے، دا (d) به ورسره اومنو او دا (e) ورسره نه منو۔ مهربانی جی۔

جناب سپیکر: شکریه۔ دا هم غټه خبره ده جی، نیمه خوئے اومنله۔

Now the motion before the House is that the amendment i.e. addition of para (d) in sub clause (2) of Clause 3, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye 'and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the amendment is adopted and stands part of the Bill.

یہ (e) Withdraw کرتے ہیں؟ (e) Withdraw کوئ؟ نه ماته خو په ټیبل پروت دے۔ سرجری خوئے زه کومه، دا Withdraw کوئ که نه؟

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب، زما یو نرئ غوندے خبره واورئ جی، خیر دے۔

جناب سپیکر: بس دے جی۔

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب! د یو پلار دوه ځامن وی، یو صلاحیت والا، تاسو یو مدرسے ته اولیږئ او یو تاسو سکول ته اولیږئ او شپږ کاله وروستو هغه دواړو کښے فرق وی جی، زه وایم دا فرق خو نظام تعلیم ورکړے وی کنه، دا نظام تعلیم چه مونږ یو کړو نو پوره قوم له به یو سوچ ملاؤ شی۔ دا خبره د دوئ په favour کښے ده، ولے دوئ دا خبره نه منی؟ گورئ جی تاسو وایئ کنه مزید خیالات زه دیکښے نه شم وئیلے، تاسو چه نن سبا د دهشت گردئ خبره کوئ،

انتہا پسندئ خبرہ کوئ، د ھغے وجہ ھم دا دہ چہ Parallel Separate نظام تعلیم دے کنہ، زہ د ٹول نظام تعلیم خبرہ کومہ، د پورہ قوم خبرہ کومہ،زہ د پورہ امت خبرہ کومہ، دا ٹول یو کڑئ، انشا ءاللہ-----

جناب سپیکر: دوئ ٹوٹل سسٹم، ستاسو ایجوکیشنل سسٹم مدرسو تہ ھم وائی Extend کڑئ، د مفتی صاحب دا مطلب دے۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، شکریہ۔ سپیکر صاحب، مفتی صاحب چہ کومہ خبرہ کوی-----

جناب سپیکر: جی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: دا دوئ بالکل ٹھیک ٹھاک خبرہ کوی چہ دا طبقاتی نظام تعلیم دے او دلتہ کلاسونہ جوڑ شو او معاشرہ کښے کلاسز جوڑ شو، زمونږ ډیرہ زیاتہ د خوش قسمتئ خبرہ دہ، حقیقت دا دے چہ د پاکستان پہ تاریخ کښے پہ اولنی ځل باندے چہ دا کوم Devolutionشوے دے نو مونږ ګنړو چہ دا یو کړی دہ، دا یو سیړھئ دہ چہ ھغہ طبقاتی نظام تعلیم پہ مکملہ توګہ ختم شی۔ زہ جی وایمہ چہ ځنګہ؟ ھغہ داسے چہ تاسو اوګورئ چہ اوس زمونږ پریکٹیکل لائف او پلس زمونږ پہ ایجوکیشن انسٹی ٹیوشنز کښے چہ کوم زمونږ Schooling دے، پہ ھغے کښے ډیر زیات تضاد دے، ډیرہ زیاتہ فاصلہ دہ، اوس کم از کم زمونږ صوبہ د دے جوګہ شوہ چہ مونږ پہ سکولونو کښے، پہ کالجونو کښے کومہ ښودنہ کوؤ یا کوم Schooling مونږ کوؤ، ھغہ بہ د پریکٹیکل لائف سرہ ډیر لوئے مطابقت اولری او مونږ ګنړو دا چہ دے سرہ بہ انشا ءاللہ طبقاتی نظام تعلیم ختم شی، ھغے سرہ بہ انتہا پسندی ختمہ شی، ھغے سرہ بہ مذھبی جنونیت ختم شی او مونږ دا وئیلے شو چہ کم از کم ھغے سرہ بہ شعور بیدار شی، ایجوکیشن بہ ھغے سرہ خور شی۔ د مفتی صاحب دا خبرہ صحیح دہ چونکہ دا Curriculum چہ دے، د اختیار اوس مونږ تہ راغلے دے لھذا دا ھم شامل دے خو د مفتی صاحب د خوشحالئ د پارہ ما وئیل چہ دا بہ ھم ورسرہ اومنو۔ مھربانی۔

(تالیاں)

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): جناب سپیکر صاحب، میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں، اگر اجازت ہو تو؟

جناب سپیکر: جی، قاضی صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، Preamble میں کیا لکھا ہے؟

"A
Bill
to provide for supervision of curricula Textbooks
and maintenance of standards of education
in the Khyber Pukhtunkhwa."

یہ مکمل ہے سر، اسلئے اب وہ یہ زور لگا رہے ہیں، میرے خیال میں اس میں کوئی الفاظ، ماضی پر زور دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: ابھی انہوں نے تو مان لیا نا کہ یہ بھی انکی مان لیتے ہیں، وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم مان رہے ہیں نا۔

جناب عبدالاکبر خان: (d) کو نہیں مان رہے ہیں۔

جناب سپیکر: (d) مو اومنله، (e) والا مو اومنله؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: 'سوری' (e) نه۔

جناب سپیکر: دا واپس اخلئ که هاؤس ته ئے Put کړم؟

مفتی کفایت اللہ: نه نه، داسے نه ده جی، دا تاریخی موقع ده جی، I can not withdraw (e); let me put it to vote, Sir. زه دے باندے ووټنګ کول غواړم، دا خو جی دوئ له کول پکار وو او ما له مخالفت کول پکار وو، خبره الته شوه جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that amendment i.e. addition of para (e) in sub clause (2) of Clause 3, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it; the amendment is dropped. This is democracy. یہ ہر کسی کا اپنا حق ہے جی، اس میں مکمل آزادی ہے، اپنے Brain اور اپنی سوچ کے

کے ساتھ ساتھ ہر کوئی چلے گا۔ مسز شازیہ طہماس بی بی۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جب آپ (3) پر آرہے ہیں تو جب آپ نے (d) کو Add کیا (2) میں، تو یہاں پر لکھا ہے: "Action on the directive of Competent Authority under clause (c) of sub section (2) shall be taken"، چونکہ اس وقت صرف (c) تھا، اب (d) بھی آگیا تو اب ادھر بھی (d) کو Add کرنا چاہیئے۔ اس وقت تک تو بل میں صرف (c) تک تھا، انہوں نے (d) کا ایک پیرا Add کیا اور ہاؤس نے (d) کو Adopt کیا تو جب (d) کو Adopt کیا تو (d) بھی اس کا حصہ بننا چاہیئے کہ (c) and (d)-----

<u>مفتی کفایت اللہ</u>: جب آپ کلاز مان لیتے ہیں تو وہ Add ہو جاتی ہے نا۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: تو Add کریں نا جی۔

<u>مفتی کفایت اللہ</u>: تو Add ہو گئی نا۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: نہیں نہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: وہ تو ہاؤس نے Adopt کر لی، یہ تو میرے خیال میں ہو گئی۔ جی بابک صاحب۔

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: سپیکر صاحب! زه به خو مفتی صاحب ته دا ریکویسټ کومه جی، ما خو د هغے پوره تفصیل اووئیل چه چونکه Curriculum چه دے، دا فیډرل سبجیکټ وو او د هغے اختیار مونږ ته ملاؤ شو نو چه اختیار مونږ ته ملاؤ شو نو چه څنګه مفتی صاحب غوښتنه کوی یا څنګه هغوی غواړی هم هغسے زمونږ نصاب چه دے، Curriculum به مونږه تیاروؤ نو بیا زما یقین دا دے چه د دے ځائے نه، دا (d) خو چونکه ډیرزیات واضحه وو چه هغوی غواړی دا چه د نوے وخت او د نوے تقاضو مطابق مونږ ته Curriculum جوړ کړئ، داسے وو او مونږه جوړوؤ هم داسے خو چونکه هغوی Insist کولو نو مونږ ورسره (d) او منو۔ اوس دا (e) چه دوئ یادوی دا هم نیشنل ایجوکیشن پالیسئ کښے، 2009 دا شامل دے نو لهذا زه به ریکویسټ کوم چه په ځائے د دے چه په دے باندے مونږ

وخت خراب کړو نو زه به ریکویسټ کوم مفتی صاحب ته چه دا Withdraw کړی نو مونږ ته به آسانه شی۔

<u>جناب سپیکر</u>: عبدالاکبر خان، آپ (3) میں (c) کے ساتھ (d) بھی Add کرنا چاہتے ہیں؟

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: ہاں سر، میرا مقصد یہ ہے-----

<u>Mr.Speaker</u>: It may be included.

<u>ناب عبدالاکبر خان</u>: نہیں، نہیں سر، نہیں نہیں وہ Automatically include تو نہیں ہوتا نا، وہ تو (2) کا حصہ تھا، وہ (d) جو آپ نے Adopt کیا وہ سب کلاز (2) میں آپ نے Adopt کا۔ اب آپ سب کلاز (3) پر آرہے ہیں تو یہ تو Automatically inclusion تو نہیں ہوا۔

<u>جناب سپیکر</u>: تو آپ موو کریں نا۔

<u>Mr. Abdul Akbar Khan</u>: Sir! I beg to move that after para (c) para (d) may be added in sub clause (3).

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Abdul Akbar Khan, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it; the amendment is adopted and stands part of the Bill. Now Mrs. Shazia Tehmas and Saqibullah Khan Chamkani, to please move their amendments in sub clause (3) of Clause 3 of the Bill, one by one. First, Shazia Tehmas Bibi.

<u>Mrs. Shazia Tehmas Khan</u>: Sir, I request to move that in sub clause (3) of Clause 3 after the words 'as soon possible' the words 'but not later than 30 days' may be inserted.

بنیادی طور پر اس کا مقصد یہ ہے سر، کہ جنہوں نے پیرا (c) میں Actions بتائے ہیں، اس پر عمل درآمد کیلئے Phrase 'as soon as possible' بتائی گئی ہے جو کہ میں سمجھتی ہوں تھوڑی سی Vague terminology ہے۔ کیا ہی بہتر ہو کہ یہ ٹائم فریم اس میں دیا جائے، Time bound اس کو کر دیا جائے کہ کتنے دنوں کے اندر اندر اس پیرا (c) میں بتائے گئے ہیں ان Actions پر عمل درآمد کیا جائے گا، تو بنیادی طور پر میں چاہتی ہوں کہ ٹائم فریم 30 days کا ہونا چاہیئے۔

<u>جناب سپیکر</u>: اس کو آپ 30 days چاہ رہی ہیں؟

<u>محترمہ شازیہ طہماس خان</u>: جی سر۔

جناب سپیکر: ثاقب اللہ خان! پلیز، آپ پانچ دن چاہ رہے ہیں؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، دا سے نه ده، زه Explain کومه جی:

"(3) Sir, I request to move that in Clause 3, sub clause (3) of the Bill may be substituted by the following, namely: 3. Action on the directive of the competent authority under para (c) of sub clause (2) shall be taken within five working days by the person or agency and implementation report shall be submitted to Competent Authority within such period as may be laid down in the directive."

سر، دا سے ده جی چه شازیے بی بی خبره اوکړه، زما هم تقریباً هغه Contention دے چه Vague نه دے پکار، 'as soon as possible' به څوک کوی؟ خو سر، یو شے دے، هغه دے ایکشن، هغه دا نه چه ختمول دی، ایکشن خو پکار دا ده چه په یو ورځ نه شی کیدے دویمے ورځ ته د شی، دریمے ورځ ته د شی، 30 days خو جی میاشت، چه هر یو ډائریکټیو میاشت پس هغوی سره وی، زما خیال دے Within five working days پکار دی، که یو ورځ نه وی، چهټی راشی بله ورځ د شی نو Within five working days ډیر زیات دی جی چه په هغے کښے هغه ایکشن واخلی۔ دغه نه چه ختم ئے کړی، Completion خبره نه ده، ایکشن اغستل پکار دی چه یو ډائریکټیو راغلو چه په هغے به څومره زیات لګی نو یو ورځ د سړی بل کار وی، میټنګ وی خو زما خیال دے چه پینځه ورځے ډیرے زیاتے دی نو ما هم دا غوښتل چه هغه۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Within five days.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: Within five days او زما ریکویسټ دے چه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی اودریږه، بابک صاحب څه وائی، د ګورنمنټ نه هم چه تپوس اوکړو کنه جی۔ سردار بابک صاحب، جی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، زمونږ خو خپله خیال دا دے چه ډیره موده پس څنګه چه ما مخکښے ذکر اوکړو چه Devolution شوے دےاو بیا زمونږ نصاب چه دے یا دغه تعلیمی نظام چه دے، هغه ډیر زیات فرسوده دے او مونږ خپله په دے نتیجه رسیدلی یو چه په Deadline کښے هغه کول زما یقین دا دے چه سپیکر صاحب، هغه به څه ښه نتیجه رانوړی، اګر چه تاسو اوګورئ دلته

عبدالاکبرخان صاحب پخپله اعتراف اوکړو او زه ئے شکریه هم ادا کوم چه مونږ د ټولو نه مخکښے روان یو نو د دے مطلب دا دے چه مونږ په خپل کار باندے د ټولو نه سیوا توجه کوؤ ځکه مونږ د ټولو نه مخکښے روان یو، نو مونږ به ریکویسټ ثاقب اللّٰه خان ته هم دا کوؤ او شازیے بی بی ته به هم دا ریکویسټ کوؤ چه مونږ به انشاءاللّٰه په War footing باندے، په جنګی بنیادونو باندے، خو چونکه که مونږ دلته نه د Deadline خبره اوکړو او د پینځو ورځو خبره اوکړو یا د میاشتے خبره اوکړو، تاسو اوګورئ جی په دے ټول پراسس باندے، اوس خو دا دلته راغلے دے، مطلب چه د هغے د پاره بیا مونږ سبجیکټ سپیشلسټس کښینوؤ، د هغے مونږ Revision کوؤ یا مونږ هغه Revisit کوؤ یا هغه هم ډیر ټهیک ټهاک کار دے، هغه دومره په جلدئ کښے مونږ نه شو کولے، بیا هغه مونږ پروف ریډنګ له لیږو، د هغے نه پس چه کوم ریویو کمیټئ ته به ځی نو دا د ه چه سپیکر صاحب، په دے باندے به ټائم خامخا لګی خو یو کار دا مونږ چه 'as soon as' لیکلے دے نو مونږ دا ګڼړو چه دا مناسب لفظ دے او چونکه مونږ باور ورکوؤ خپلو ورونړو ته، خپلے خور ته ورکوؤ، هاؤس ته ورکوؤ چه انشاءاللّٰه په جنګی بنیادونو باندے به مونږ د Curriculum او یا د ایجوکیشن پالیسئ چه کوم کار دے، دا به مونږه کوؤ نو مونږ ورته ریکویسټ کوؤ چه دا مونږ سره اومنی۔

جناب ثاقب اللّٰہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی ثاقب اللّٰہ خان۔

جناب ثاقب اللّٰہ خان چمکنی: سر، زه به لږ Explanation ورکول غواړم۔ جناب سپیکر صاحب، زه به لږ غوندے Explanation ورکول غواړم خپل آنریبل منسټر صاحب ته او بیا چه څنګه دوئ وائی هغسے به کوؤ۔ زمونږ مقصد دا نه دے چه مونږ Deadline ورکړو، په هغے کښے ما Clearly وئیلی دی چه Deadline دوئ به ورکوی "within such period as may be laid down in the directive." مونږ نه دے ورکړے خو مونږ وایو چه کله یو پراسس شروع کیږی او د منسټر صاحب یا سیکرټری، Competent Authority چه څوک هم وی چه هغه اووائی چه یره دا کار اوس شروع کړئ نو د هغه په حکم باندے به څومره زر کار شروع کیږی، دا نه وایو چه ختموی به ئے کله؟ هغه خو ستاسو د Competent

Authority discretion دے ، مخکښې هم وو او اوس هم موږ ورکړے دے خو موږ دا خبره کوؤ چه دا Vagueness په قانون کښې دا Bad legislation دے۔ موږ دا نه وايو چه دا به Deadline کښې ، دومره کښې به دا پراجيکټ Complete شي۔ موږه دا وايو چه کله دا حکم اوشي په هغے باندے کار ، As soon as possible' 'تاسو وايئ چه هغه د اوکړي، دا به څوک Define کوي؟ As soon as possible دا به څوک کوي؟ دا خو هله به Deadline موږه ورکړے وو چه د کله نه دوئ حکم اوکړي نو چه کله داسے اوکړي نو ديرش ورځو کښې يا پينځو ورځو کښې د هغه کار ختم کړي۔ موږه دا نه وايو، موږه وايو چه کله حکم اوشي په هغے باندے د کار شروع شي، لکه چه منسټرصاحب خپله وائی چه په War footing باندے کار پکار دے۔ موږه هم دا وايو چه په War footing باندے زر تر زره ، Vagueness دے ،زما خو خيال دا وو چه منسټر صاحب وائی۔

(قطع کلامی)

<u>جناب سپیکر</u>: اوس جی، بابک صاحب! دا تاسو دا سپورټ کوئ کنه خپل 'as soon as possible' باندے ستاسو-----

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: جناب سپيکر ، زه Withdraw کوم۔

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: سپيکرصاحب! ما خو په تفصيل باندے د خپل مؤقف اظهار اوکړو او موږ دا نه سپورټ کوؤ، لهذا زه ريکويسټ کوم، مهرباني به وي-----

<u>جناب سپیکر</u>: ٹھیک شوه جی۔ Withdraw کوئ، جی شازيه بی بی!Withdrawn ؟

<u>محترمہ شازیہ طہماس خان</u>: سر، زه صرف خالي يو خبره ديکښې کول غواړم جی۔ بنيادي طور باندے چونکه يو خبره Appreciate کول پکار دی چه څلور صوبو کښې زموږ ايجوکيشن ډيپارټمنټ په ټاپ باندے روان وو چه اٹھارهويں ترميم نه پس د ټولو نه مخکښې ايجوکيشن ډيپارټمنټ پرے کار کړے دے ، څلور صوبو کښې ، نو دا Encourage کول پکار دی خو دا ټائم فريم موږ ځکه کيښودو چه واقعي پکار دا ده چه کله په دے دغه باندے عملدرآمد کيږي؟ ځکه چه بقول شاعر:

لمحہ لمحہ نظر آتا ہے کبھی اک اک سال   کبھی لمحے کی طرح سال گزر جاتا ہے

نو بنه خبره به هم دا وی چه دا ټائم فریم دوئ ورکړی خو که بهرحال دوئ دا وائی چه ډیر فورمز ورکښے Involve دی، ډیرFatigues ورکښے Involve دی نو بیا زما خیال دے چه زه به دا Withdraw کړمه سر۔

Mr. Speaker: Thank you, thank you. As the amendments are withdrawn, therefore, the original sub clause (3) of Clause 3 stands parts of the Bill. Saqibullah Khan, to please move his amendment after Clause 3 of the Bill.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔ سر، مونږ غواړو چه د دے سبجیکټ چه څومره زیات Importance دے، دومره د اسمبلی Roleپکار ده چهPro-active وی نو مونږ ریکویسټ دا کړے دے چه کومه Strategy ده، کوم پلاننګ او پالیسی ګورنمنټ جوړوی چه د هغے د رپورټ Annually شیئر کیږی، خالی شیئر کیږی اسمبلئ سره او چه مونږ به هم ورکښے که فرض کړه داسے خبره وی چه Positive input کولے شو، دیکښے سر خالی د Report sharings تر حده پورے ده چه مونږ غواړو چه کوم Curriculum development د پاره Strategies جوړیږی چه مونږه ته هم پته وی او دے ټول هاؤس ته پته وی۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: چه هغه اسمبلئ سره ۔۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: شیئر کوی سر۔

جناب سپیکر: شیئر کوی صرفFor information۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ریکویسټ دا دے چه دا خو ډیر Innocent غوندے۔۔۔۔

Mr. Speaker: Ji, Sardar Babak Sahib, honourable Minister for Education, please.

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: شکریه سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، ثاقب خان خو زمونږ نه په دے باندے بنه پوهیږی چه پالیسی جوړول او د هغے منظوری ورکول چه دی، هغه د حکومت کار وی، د صوبائی کابینے کار وی او بیا تاسو اوګورئ سپیکر صاحب چه د هر ډیپارټمنټ د پاره سټینډنګ کمیټئ دلته موجود دی چه

هغه په ډيپارټمنټ باندے چيک اينډ بيلنس هم ساتی، لهذا دا يوه خبره د ثاقب خان، دلته خو حکومت کښے اکثر ډير څيزونه داسے دی چه په دے اسمبلئ کښے بلونه پاس شوی دی يا په دے حکومت کښے، په دے اسمبلئ کښے د مشرانو يا د ملګرو مؤقف چه وړاندے راغلے دے نو حکومت چه بيا خپلے پاليسئ او فيصلے کړی دی نو د دوئ آراء او د مؤقف په رنړا کښے ئے کړی دی، لهذا مونږ به ثاقب خان ته اووايو چه دغه خبره به ممکنه نه وی او که دوئ خپل دا امنډمنټ Withdraw کړو نو مونږ به شکريه ادا کړو۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ثاقب اللہ خان، پلیز۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈا پور: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی اسرار اللہ خان، فرسٹ اسرار اللہ خان۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈا پور: تھینک یو، سر۔ سر، میں مشکور ہوں۔ سر، میری گزارش یہ ہے کہ ثاقب خان اسمبلی کا Role رکھنا چاہتے ہیں، اگر اس کی Wording ہم Change کرلیں اور Strategies کی بجائے Shall submit its report تو پھر وہ، مطلب جیسے این ایف سی کی رپورٹ ہمارے پاس آتی ہے، مختلف قسم کی رپورٹیں آتی ہیں، ہم اس میں دیکھ سکتے ہیں، تو میرے خیال میں اس پر گورنمنٹ کو بھی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی ثاقب اللہ خان، پلیز، Withdraw کوئ که څه؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: يره جی په رپورټ Submit کولو کښے چه دا حکومت څه کوی، يو خو دا خبره ده چه لاء جوړول نو دا د دے حکومت يا د بل حکومت خبره نه ده، دا Long term خبرے دی جی، دا د هر چا د پاره دی۔ سبا به دلته، اخوا به يو، نه به يو، دا خو مختلف دغه دی جی خو سر، داسے ده جی، داسے خبره ده سر چه رپورټ It's a very important subject، مفتی صاحب پرے خبره اوکړه، اپوزيشن بنچز نه هم، د ټريژری بنچز نه هم خبره اوشوه، د دے Importance مونږ ته پته ده۔ يو ريکويسټ دا دے چه کوم Strategies جوړيږی، هغه به ګورنمنټ جوړوی، په هغے کښے مونږ دا نه وايو چه دا اسمبلی د څه Role اوساتی، مونږه وايو چه خالی د هغوی انفارميشن د پاره، خالی د هغوی انفارميشن د پاره يو

رپورټ د یو کال کښے یو ځل Lay down کوی چه که مونږ هم اووایو چه څه کیږی لګیا دے او که څه Positive خبره وی، هغه به شیئر کړو، دیکښے مونږ د حکومت نه، منسټر صاحب نه دا واک نه غواړو چه مونږ د ورکښے Changes اوکړو، مونږه خالی وایو انفارمیشن د پاره راکړئ، دا خو دے اسمبلئ هسے هم حق پکار دے سر۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: In principle تو جی ان کی بات صحیح ہے لیکن آپ اس کے جو آخری Words ہیں، وہ دیکھیں کہ 'annually before the start of academic session' یعنی اکیڈمک سیشن تب سٹارٹ ہو گا جب تک یہ جو رپورٹ یا جو ان کی Strategy ہے، وہ اس اسمبلی میں نہیں آئی ہو گی اور اس اسمبلی نے اس کے ساتھ شیئر نہیں کی ہو گی، اس وقت تک اکیڈمک سیشن سٹارٹ نہیں ہو گا، تو اب اگر اسمبلی کا اجلاس ایک مہینے یا دو مہینے کے بعد اکثر بلایا جاتا ہے تو اس وقت تک اکیڈمک سیشن ہی سٹارٹ نہیں ہو گا؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر، یو جی-----

جناب سپیکر: جی ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: وړومبے سر Curriculum چه دے کنه جی، Curriculum هغه په سیشن دوران کښے نه بدلیږی، هغه بدلیدے نه شی، هغه به خامخا نوی اکیډمک سیشن نه شروع کیږی۔ دویم رپورټ اسمبلئ ته ورکول، هغه چه کله Submit شی That is enough، دیکښے دا سے څه خبره نشته دے جی چه هغه به اکیډمک سیشن چه نه وی نو دا رپورټ به Lay down نه شی چه اکیډمک سیشن نه شروع کیږی، نو سر، داسے ده چه مونږ وایو چه Any time سر، چه کوم Curriculum کښے دوئ Strategy جوړوی Curriculum development د پاره That is the only our strategies چه کوم دوئ خپله Mention کړی دی۔

جناب سپیکر: جی تاسو سپورټ کوئ که څه کوئ، جی ثاقب؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): سپیکر صاحب، داسے ده، زه د ثاقب خان په دے خبره باندے پوهه نه شوم چه دوئ کوم رپورټ غواړی، مطلب د ډیویلپمنټ رپورټ غواړی یا د سکولنګ رپورټ غواړی، د انفراسټکچر رپورټ غواړی، کوم رپورټ دوئ غواړی چه مونږ ئے اسمبلئ ته راوړو؟ او دا ده سپیکر صاحب، چه زه ریکویسټ کوم جی، لکه دا اسمبلئ نه، د هاؤس نه، د دے ټولے صوبے نه خو هیڅ څیز فنا نه دے، اوس که مونږ Curriculum کوؤ، زمونږ ډائریکټوریټ دے، بیشکه مونږ داسے هم کولے شو، مونږ بریفنګArrange کولے شو-----

جناب سپیکر: تاسو بس شارټ اووایئ، د هغوی امنډمنټ سپورټ کوئ که نه Withdraw کوئ؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، دا کومه Strategy چه زه غواړمه، په دے بل کښے دوئ لیکلی دی جی، سر دوئ د خپله اوګوری (a)2، په هغے کښے ئے لیکلی دی: "prepare or cause to be prepared schemes of studies, curricula, manuscripts of textbooks and schedules or strategy for their introduction in various classes of an Institution in connection with the implementation of the education policy of Government;"، ګورنمنټ دے خپل Bill کښے وائی چه مونږ به دا کار کوؤ، زه په هغے ټولو کښے Studies هم نه غواړم، Schemes of studies هم نه غواړم، Curricula هم نه غواړم،Manuscripts هم نه غواړم، Schedules هم نه غواړم، خالی دا Strategies چه دوئ وائی کنه نو مونږ وایو چه دا د راسره شیئر کړی۔

جناب سپیکر: جی میں ووٹ کوPutکرتاہوں جی۔

جناب بشیر احمد بلور{سینئیر وزیر(بلدیات)}: جناب سپیکر صاحب، زه ثاقب خان ته وایم چه دا د Withdraw کړی او خیر دے که بیا څه پرابلم وی، هغه به اوکړو جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: Withdraw مے کړو جی۔

Mr. Speaker: As the amendment is withdrawn, therefore, it stands part of the Bill.

Mr. Abdul Akbar Khan: is dropped.

جناب سپیکر: ښه ډراپ شو کنه، This is dropped۔ عبدالاکبرخان! بیا څه شوی دی؟ (قہقہہ) مانه هم غلطی کیږی، زه سحر راسے، نه نه زه هم انسان یمه، زه هم انسان یمه، ما نه هم اخر، Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 4 and 5 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 4 & 5 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; Clauses 4 and 5 stand parts of the Bill. ویسے عبدالاکبر خان! آپ کے کمپیوٹر کی داد دیتاہوں، بہت جلدی Pick کرتاہے غلطی کو۔ Amendments in Clause 6 of the Bill: Saqibullah Khan Chamkani and Mrs. Shazia Tehmas, to please move their amendments in Clause 6 of the Bill, one by one.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔ I request to move that in Clause 6 (a), in line 2, the words 'in good faith' may be deleted. جناب سپیکر صاحب، شازیه بی بی به هم پرے خبره کوی خو زمونږ او د هغوی تقریباً یو دے جی۔ سر، لاء ده، قانون دے، نیت خالی خدائے ته پته لګی چه دا ښه دے او که بد دے؟ قانون دے، رولز دی، لاز دی په هغے چه چا کار اوکړو ټهیک دے چه د چا دغه کیږی هغه وائی چه زما نیت ښه وو، زما نیت ښه وو ځکه سړے مے اوژلو خفه کیږئ پرے مه سر، دا Laws، رولز د هغوی نودا 'In good faith' خو دا تاسو ته ریکویسټ کوم چه منسټر صاحب ته اووایئ جی، د نیت که دوئ سره څه پیمانه وی خو بیا به ئے مونږ Withdraw کړو۔

جناب سپیکر: جی شازیه طهماس بی بی، شارټ شارټ، مختصرمختصر دغه پرے کوئ جی، بس۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: سر، خبره بالکل صحیح ده خو د کلاز6 باره کښے خبره کیږی And it is about indemnity that no suit, prosecution or legal proceedings shall lie against any person for any thing. نو دیکښے زما خیال دے چه کله مونږ د Suit خبره کوؤ یا د پروسیډنګز خبره کوؤ، بیا پکار ده چه د هغه نیت څه لږ ډیر مونږ Fix هم کړو چه ښه دے او که بد دے؟ زه دے باره

کښې نه و ایم چه Delete کوئ یا Add کوئ، زما امنډمنټ دے باره کښے دے چه د دے Conception او Sentence غلط دے ځکه چه مونږ د Curriculum باره کښے خبره کوؤ او زمونږ خپل ګرائمر خراب وی نو څه ښه اثر وزیر صاحب! نه پریوځی۔ زما ګزارش دا دے چه د دے Conception او Sentences د داسے شی چه یره Which is done in good faith چه دے، دا د مخکښے راشی جی۔

جناب سپیکر: صرف د 'is' نه بعد چه 'done' راشی، Which is done۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر هغه چه تاسو اوګورئ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: شکریه سر۔ سر شازیه بی بی هم چه کومه خبره کوی کنه جی، هغه که تاسو اوګورئ نو هم هغه شے راځی چه 'in good faith' ترے اخوا شی۔

جناب سپیکر: چه'in good faith' ترے اخوا شی نو هم هغه به راشی؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: او جی۔

جناب سپیکر: اودریږه بابک صاحب څه وائی؟ سردار حسین بابک صاحب، آنریبل منسټر۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: شکریه سپیکر صاحب، د ثاقب خان او د شازیے بی بی په Shall باندے اعتراض دے غالباً خو داده جی چه دا تاسو اوګورئ سپیکر صاحب چه کله چرته هم د Indemnity clause موجود دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه Good faith ښائی چه دا Good faith دا ترے اخوا کړے۔۔۔۔۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: پوهه شوم جی، او چه کوم ځائے کښے هم د Indemnity کلاز دے نو هلته کښے دا الفاظ موجود دی او زما یقین دا دے چه څنګه چه دوئ د نیت خبره کوی چه دوئ وائی چه نیت به تلو نو که دوئ سره د تول څه پیمانه وی، بهرحال مونږ ته خو د تول څه پیمانه نه ده معلومه نولهذا زه ورته دا ریکویسټ کومه چه دا Withdraw کړئ نو دا به ډیره زیاته ښه وی جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر چه پیمانه ورسره نشته او ما ته ریکویسټ کوی چه Withdraw کړئ نو دا به څنګه کوئ سر ؟

جناب سپیکر: ته بی بی Withdrawn ؟

محترمہ شازیہ طہماس خان: سر، ګورئ زما-----

جناب سپیکر: ته ئے Contest کوے ؟

محترمہ شازیہ طہماس خان: جی، او بالکل څکه چه دا Grammatically زه ټهیک کوم لګیایم۔ زما د دے پوره کلاز سپرټ سره څه دغه نه دے، زه وایم چه یره Grammatically دا شے ټهیک نه دے، دا چه کوم دے دا Grammatically دا سے پکار دے 'which is done in good faith'۔ زما او د ثاقب خان معمولی شان لږ Difference، دوئ ئے Delete کول غواړی او زه ئے -----

Mr. Speaker: 'which is done in good faith' ji?

محترمہ شازیہ طہماس خان: ثاقب خان ئے Delete کول غواړی، زما چه دے هغه Reconstruction دے، زمونږ بیل بیل دے جی۔

جناب سپیکر: اودریږه، اټارنی جنرل۔ احمد حسین شاه صاحب۔ اودریږه چه دے دا دغه اوکړی۔

سید احمد حسین شاہ (وزیر صنعت وحرفت): یہ جو شازیہ بی بی نے بات کی ہے، یہ کہنا چاہ رہی ہیں کہ Done کو Faith سے پہلے لایا جائے لیکن اگر یہ پورا فقرہ پڑھیں تو اس میں گرائمر کی کوئی Mistake نہیں ہے، یہ بالکل درست انگریزی ہے کیونکہ آگے لکھا ہوا ہے کہ 'faith done or intended to be done' تو یہ بالکل درست فقرہ ہے، اس میں کوئی گرائمر کی غلطی نہیں ہے جی، تو اس کو اگر As it is رہنے دیا بھی جائے تو پھر بھی کوئی حرج نہیں ہے، انگریزی میں یہ بالکل درست فقرہ ہے، اس میں گرائمر کی کوئی غلطی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: چلیں آپ ریکویسٹ کر لیں کہ اگر واپس لے رہے ہیں، نہیں تو میں ہاؤس کو Put کر رہا ہوں۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر زما ریکویسټ دا دے جی-----

جناب سپیکر: جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: زما ریکویسټ دا دے جی چه منسټر صاحب دConsider کړی جی۔ خبره داسے ده چه 'in good faith' دا بالکل جی، یو خوګوړئ جی In pursuance of law ده، هغے کښے تاسو تهAlready هغوی وئیلی دی چه تاسو که په دے Law pursuance کښے څه غلطی وی، دغه کیړی نو Indemnity clause به Avow کیړی خو دیکښے چه دے جی Good faith دا اکثر په Bad legislation کښے راځی، دا مونږ ولے داسے څیزونه اچوؤ ورکښے چه هغے کښے څه کارنه وی، قانون/ لاء، پروسیجر، رولز دا درے څیزونه دی، نیت ورکښے چرته دے، نیت خو به خدائے ته پته وی جی؟

جناب سپیکر: خو تاسو خو ثاقب اللہ خان! یو ځل Withdraw کړو کنه، Conditional withdraw د کړو۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر ما نه دے کړے، ما نه دےWithdraw کړے۔

جناب سپیکر: نه دے Withdraw ؟

جناب بشیر احمد بلور {سینئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب! زه دا دوئ ته عرض کوم چه دا Writ کښے هر وخت چیلنج کیدے شی، د دے داسے نه ده چه دوئ کورټ ته نه شی تلے یا عدالت ته نه شی تلے، دا چه کوم کار دےGood faith کښے هم اوکړی او هغه کار غلط وی نو سړے هائی کورټ ته تلے شی۔Writ کښے چه دوئ وائی چه دا مونږ سره زیاتے شوے دے نو په دے وجه باندے همیشه هر یو لاء کښے چه کوم قانون دے، دا چه دے به عدالت ته نه ځی نو د عدالت پابندی څوک نه شی لګولے نو په دے وجه باندے زه به خواست اوکړم چه دا Good faith خبره چه ده دا همیشه راځی دے لاء کښےاو ایکټ کښے، دے باندے څه عدالت کښے پابندی نه شی لګیدے۔

جناب سپیکر: واپس اخلئ که تاسو Contest کوئ؟

Mr. Israrullah Khan Gandapur: Sir, Sir.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: بالکل جی، داسے ده جی چه مونږ وایو، بالکل هر یو کښے مونږ صحیح کړے دے، غلط دے جی، بیا هغے نه پس هم چه دوئ ئے Insist کوی، زمونږه مشر دے، بالکل مونږ ئے واپس اخلو۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: بس ابھی ختم ہوگیا جی۔ شازیہ بی بی! آپ With drawn؟

محترمہ شازیہ طہماس خان: جی۔

Mr. Speaker: Both the amendments are withdrawn, therefore, original Clause 6 stands part of the Bill.

(جناب عبدالاکبر خان، رکن اسمبلی سے) ته به کلاز 8 کښې کوے کنه؟

جناب عبدالاکبر خان: او جی۔

جناب سپیکر: Seven کښې خو نشته کنه۔

Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 7 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 7 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; Clause 7 stands part of the Bill. Amendment in Clause 8 of the Bill:

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you, janab Speaker. I beg to move that Clause 8 may be deleted.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member, Abdul Akbar Khan may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the amendment is adopted and stands part of the Bill. Mufti Kifayatullah Sahib and Mr. Saqibullah Khan Chamkani, to please move their amendments in Preamble of the Bill, one by one. Mufti Kifayatullah Sahib, first.

Mufti Kafayetullah: Thank you, Mr. Speaker. I beg to move that in Preamble of the Bill the word 'expedient' may be substituted by the word 'necessary'.

سپیکر صاحب، یہ جو قانون ہوتا ہے اسمیں الفاظ اور معنی دونوں واضح ہوتے ہیں، آپ کی توجہ ہے جی؟

جناب سپیکر: ہاں جی، میں پڑھ رہا ہوں، میں پڑھ رہا ہوں، مفتی صاحب! میں پڑھ رہا ہوں۔

مفتی کفایت اللہ: الفاظ کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔

Mr. Speaker: Expedient, necessary.

مفتی کفایت اللہ: جی، میں Expedient کی جگہ Necessary اس لئے-----

جناب سپیکر: Expedient چاہتے ہیں؟

مفتی کفایت اللہ: جی ہاں، اس لئے لاتا ہوں کہ وہ لفظ جس کے کئی معنی ہوتے ہیں، وہ موزوں نہیں ٹھہرتا قانون کے لحاظ سے اور جس کا ایک معنیٰ ہوتا ہے تو وہ ذرا ٹھیک بیٹھتا ہے۔ اس Expedient کے معنی ہیں Convenient, practical, immoral, as suitable for self interest اور Necessary کا ایک ہی معنیٰ ہے: لازم اور ضروری تو اور انہوں نے جس سے رہنمائی لی ہے وہ فیڈرل والے ایکٹ سے، اس میں Necessary کا لفظ ہے، دوسرا لفظ نہیں ہے تو اگر محترم وزیر صاحب مان لیں تو ہماری بھی حوصلہ افزائی ہو جائے گی۔

Mr. Speaker: Saqibullah Khan, please.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Janab Speaker Sahib, I wish to move that in preamble clause after the word 'education' the words for Primary, Middle, High, Higher Secondary School, Intermediate level' may be inserted.

جناب سپیکر صاحب، زما یو ریکویسټ بل دے جی، دا خو مونږ پرے مخکښے ډسکشن کړے وو، زما خیال دے چه منسټر صاحب ته به څه اعتراض پرے نه وی خو سر مفتی صاحب ډیر ښه دلائل ورکړل جی، پرون دے نه مخکښے زما په ریکویسټ باندے یو سلیکټ کمیټی هم جوړه شوه، سپیشل کمیټی هم جوړه شوه، زما ریکویسټ به دا وی که تاسو او دا هاؤس ماله اجازت راکوئ نو دیکښے به زه 'The word 'Madrassa هم Add کول غواړم، دے د پاره هم چه کوم مفتی صاحب خبره کوی چه په هغے کار شروع شی جی چه هغوی ته هم هغسے دغه ملاویږی نو Curriculum development چه مونږ کوؤ نو هغه خالی دے پورے نه دے نو زه به ریکویسټ کومه که تاسو مونږ ته دا کوئ جی چه زه دا اووایم To move that in preamble after the word 'education' the words 'for Primary, Middle, High, Higher Secondary School and Intermediate Level and Madrassa' دا ورکښے سر Add کړو جی نو زما ریکویسټ به دا وی چه منسټر صاحب دا اوکړی نو هغه ټول----

جناب سپیکر: اودریږه چه دا منسټر صاحب واورو خو د مدرسے Curriculum جی، آنریبل بابک صاحب، سردار بابک صاحب، منسټر صاحب۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): شکریه سپیکر صاحب۔ ثاقب خان چه کوم امنډمنټ راوړے دے، مونږ د هغے سره ملګرتیا کوؤ او بیا دوئ په امنډمنټ کښے چه دا بل کوم امنډمنټ راوړو بیا د هغے سره خو جی Double نه Triple ملګرتیا کوؤ، د هغے وجه دا ده چه تاسو اوګورئ چه لکه په دے صوبه کښے څومره مدرسے دی، هغه مدرسے چه دی هغه دینی علوم خوروی او بیا مفتی صاحب هم، مفتی صاحب هم وختی ذکر کړے وو چه لکه په دے صوبه کښے تعلیم چه دے چه هغه د جدید وخت او د جدید تقاضو مطابقت سره شی نو لهذا زما یقین دا دے چه مونږ ټولو له د دے امنډمنټ هغه ملګرتیا پکار ده چه مدرسے چه دی هغلته ډیر زیات Space دے او هغلته مونږ کتابونه هم ورکړو، هغلته مونږ کمپیوټرے هم ورکړو او هغلته سازوسامان هم ورکړو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: او د مفتی صاحب دا Expedient او Necessary، دے سره څه کوئ؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: هغه خو جی داسے ده چه دا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مدرسے خوئے پکښے شاملے کړے په نصاب کښے۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: دا خو په لیجسلیشن کښے دا دواړه لفظونه استعمالیږی او بل دا انګریزی خو د انګریزانو ژبه ده، د هغے لکه اوس د Necessary او د Expedient معنے چه هغوی اوښودلے نو دا دواړه تقریباً Same شے دے، بهرحال زما یقین دے دا Matter کوی نه، لهذا که دا مونږ دغه شان پریږدو نو دا به ډیره زیاته ښه وی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

سید احمد حسین شاہ (وزیر صنعت وحرفت): جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی۔ ایک منٹ، ایک منٹ، ذرا اس سے۔ جی اسرار خان۔ خیر ہے یہ لیجسلیشن ہے، اس پہ آپ Full debate کر سکتے ہیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میری گزارش یہ ہے کہ یہ مدرسہ جب آپ Preamble میں ڈالیں گے نا Definition clauses میں، اس کا Effect نہیں ہوگا، اس کو آپ دیکھ لیں جو بھی آپ لاء ڈالتے ہیں Preamble میں، Definition clauses پہ خاموشی ہے تو اس کی کیا حیثیت ہوگی؟

جناب سپیکر: عبدلا کبر خان۔

جناب عبدلا کبر خان: Definition clauses جو آپ کے بل کی ہیں، وہAdopt ہو چکی ہیں، اس میں تو یا پھر اینڈ منٹ لانا پڑے گی کیونکہ اگر آپ اس کو ادھر ڈالتے ہیں تو پھر Definition میں بھی ڈالیں گے کہ What is Madrassa مدرسے کا کوئی Definition بھی ہو گا۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، مدرسے تو آزاد ہیں جی، مدرسہ تو رجسٹرڈ نہیں ہے تو یہ اپنے کنٹرول میں کیسے لائیں گے ؟ان کے کنٹرول میں تو نہیں ہے۔لفظ مدرسہ جب یہ لائیں گے تو وہ تو پبلک سکول بھی نہیں ہے، وہ کالج بھی نہیں ہے، نہ وہاں فنڈنگ کرتے ہیں، نہ آپ وہاں عمارت بناتے ہیں تو جب وہ آزاد تعلیمی ادارے ہیں تو اس کو آپ کنٹرول میں کیسے، جو آپ کے کنٹرول میں نہیں ہیں، وہ آپ کس طرح Preamble میں شامل کرتے ہیں؟ ایک بات میں بہت احتیاط کے ساتھ وزیر موصوف کو سمجھا رہا تھا لیکن وہ میری بات نہیں سمجھے، اگر ان کی انگلش اچھی ہے تو دوبارہ دیکھ لیں Direct any person or agency in writing to make effort for the establishment of comprehensive educational system، کونسی بات ان کو بری لگتی ہے ؟ میں عذر کرتا ہوں اگر یہ اس کو مانتا ہے تو یہ ایک جامع نظام تعلیم کی تشکیل کی طرف قدم اٹھائیں گے لیکن وہاں تو میری بات نہیں مانی گئی اور یہاں ہر اچھی بات کو دلائل کی بنیاد پر قبول نہیں کیا جاتا، اکثریت کی بنیاد پر قبول کیا جاتا ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ یہ کلاز وہ لاتا میں مخالفت کرتا، میں تو ان کی بات کر رہا ہوں، میں کیا کرتا ہوں۔

کچھ ہم سے کہا ہوتا کچھ ہم سے سنا ہوتا ـــــ غیروں سے کہا تو نے غیروں سے سنا ہم نے

جناب سپیکر: یہ میاں صاحب! آپ کو کہہ رہے ہیں۔

جناب عبدالا کبر خان: جناب سپیکر، آپ یہ دیکھ لیں Preamble میں یہ بول رہے ہیں، ایک مفتی صاحب کی ہے اور ایک ثاقب صاحب کی ہے، آپ پہلے مفتی صاحب کی امنڈمنٹ کو ووٹ کیلئے ڈالیں وہ تو صرف Expedient اور Necessary کی حد تک ہے، باقی تو کچھ نہیں ہے، تو Preamble میں اسی امنڈمنٹ کو ڈالیں، ہم سمجھتے ہیں کہ Expedient، ہمیشہ ہر قانون میں Expedient کا ہی Word استعمال ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: جی احمد حسین شاہ صاحب۔

وزیر صنعت و حرفت: سر، اس میں جو مفتی صاحب نے جو موو کی ہے، Expedient کا جو ڈکشنری میں Meaning ہے، وہ ہے Serving to promote your interest اور دوسرا اس کا مطلب جو

ہے Appropriate to a purpose تو اس لفظ کو Necessary کے ساتھ Change نہیں کیا جا سکتا، Necessary میں اس کا مطلب اور معنی ہی بدل جائیں گے تو آپ نے اپنے انٹرسٹ کو In the best interest of public اگر Promote کرنا ہے تو آپ کو Expedient کا لفظ ہی Best suitable ہے جی۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔ ثاقب خان، آپ کی ابھی Preamble میں خالی ہے جی، مدارس ابھی اس Stage پہ کوئی وہ نہیں لگتے۔ ہونا تو چاہیئے کہ آپ اس میں بھی اگر پہلے۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سپیکر صاحب، هغوی وائی چه زه اوس موؤ کومه، تاسو ته ریکویسټ کوی، د هاؤس نه Verbal دغه کوی چه یو (f)Clause ورکښے اوشی چه د مدرسه Definition اوکړی، یو جی Definition دے جی، هره ورځ دغه نه کیږی سر۔ دا اوس نن عبدالاکبر خان صاحب یو دغه ورکړو جی، سر نن عبدالاکبر خان صاحب دغه ورکړو جی، اوس په دے ساعت Verbally تاسو دغه اوکړو، Rule relax شو نن Repealment باندے چه کوم وو هغه تاسو اوکړو نو منسټر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: ثاقب اللہ خان، ستاسو هاؤس دے، هغه سټیج خو اوس تیر شو، سبا ئے بیا راوړئ کنه، بله ورځ ئے راواخلئ دغه تاسو چه کوم امنډمنټس نور راوستل غواړئ۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره ښه ده سر، ډیره ښه ده۔

جناب سپیکر: سبا ئے راوړئ، بله ورځ ئے راوړئ چه۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: نو سر زه به بیا خپل هم هغه Preamble اووایمه جی، اوریجنل موؤ کړمه جی۔

جناب سپیکر: دا Preamble باندے اوس اووایئ تاسو۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ٹھیک شوه سر۔

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: I request to move that in the Preamble Clause of after the word 'education' the words 'for Primary, Middle, High, Higher Secondary School and Intermediate Level' may be inserted.

جناب سپیکر: منسٹر صاحب تا سو ئے سپورٹ کوئ ؟ هغوی واپس واغستو، د دوئ والا څه کوئ؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: شکریه سپیکر صاحب۔ ما خو جی وختی ذکر او کړو چه مونږ ثاقب خان ته داد هم ورکوؤ او د هغوی ملګرتیا هم کوؤ جی۔ مهربانی۔

Mr. Speaker: Thank you. Those who are in favour of the amendment moved by Mr. Saqibullah Khan Chamkani, may please say 'Yes' and those against it may please say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the amendment moved by the Saqibullah Khan Chamkani is adopted and stands part of the Bill. Mufti Sahib has withdrawn his amendment. Mr. Saqibullah Khan Chamkani, MPA, to please move his amendment in the long title of the Bill.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you janab Speaker Sahib. I request to move that in the long title after the word 'education' the words 'for Primary, Middle, High, Higher Secondary School and Intermediate Level' may be inserted, thank you, Sir.

Mr. Speaker: Honourable Minister Sahib.

Minster (Elementary & Secondary Education): Accepted Sir.

Mr. Speaker: Accepted. The motion before the House is that amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the amendment is adopted and stands part of the Bill.

مسوده قانون بابت خیبر پختونخوا نصابی کتب کی نگرانی اور معیاری تعلیم کی پرورش مجریه 2011 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Now the honourable Minister for Elementary and Secondary Education, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Supervision of Curriculum, Textbooks and Maintenance of Standards of Education Bill, 2011 may be passed.

Minster for Elementary & Secondary Education: Thank you, Mr. Speaker. I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Supervision

of Curriculum, Textbooks and Maintenance of standards of Education Bill, 2011 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa Supervision of Curriculum, Textbooks and Maintenance of Standard of Education Bill, 2011 may be passed with amendments? Those who are in favour of it-----

جناب عبدالاکبر خان: سر، امنڈمنٹس خو مو پکښے او نه وئیل۔

جناب سپیکر: With amendments، وہ تو میں نے کہہ دیا آپ چائے پینے کے بعد ٹھیک ہو جائیں گے سارے۔ یہ قاضی صاحب آپ ادھر اسمبلی لگا لیتے ہیں تو پھر یہی حال ہوتا ہے نا۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، یہ تو Amend ہو گیا تو چونکہ Long title amend ہو گیا تو جو Amended long title ہے، اسی کو آپ ووٹ کیلئے Put کریں گے نا۔

Mr. Speaker: Now those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed with amendments.

(Applauses)

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 10:00 am of Friday morning, 29th April 2011. Thank you.

(اسمبلی کا اجلاس بروز جمعہ مورخہ 29 اپریل 2011، صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)